بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد مر خدائے پاک را
خاص تعریفین خدائے پاک کو
آنکہ در آدم دمید او روح را
جسنے آدم مین ہی پھونکا روح کو
آنکہ فرمان کرد قہرش باد را
جسکے غصے نے ہوا سے جب کہا
آنکہ لطف خویش را اظہار کرد
رحمت اپنی اُسنے جب اظہار کی
آن خداوندیکہ ہنگام سحر
مالک ایسا وہ کہ جبدم صبح تھی
سوی او خصمیکہ تیر انداختہ
تیر دشمن نے جو اوسپر سر کیا
آنکہ اعدا را بدریا در کشید
جسنے دشمن کو دیا دریا مین ڈال
چون عنایت قادر قیوم کرد
جب خدانے اونپہ فضل اپنا کیا
با سلیمان داد ملک و سروری
دی سلیمان کو جو ملک و افسری
از تن صابر بکرمان قوت داد
کہانا کیڑونکا تن ایوب تھا

آنکہ ایمان داد مشت خاک را
دیدیا دین جسنے مشت خاک کو
داد از طوفان نجات او نوح را
دی ہی طوفان سے خلاصی نوح کو
تا سزائی کرد قوم عاد را
اوسنے قوم عاد کو دیدی سزا
با خلیلش نار را گلزار کرد
آگ ابراہیم پر گلزار کی
کرد قوم لوط را زیر و زبر
کی تہ و بالا تب اُمت لوط کی
پشۂ کارش کفایت ساختہ
کام کافی اُسکا مچھر سے ہوا
ناقہ را از سنگ خارا بر کشید
سخت تر پتھر سے لی اوٹنی نکال
در کف داود آہن موم کرد
موم تب داود نے لوہا کیا
شد مطیع خاتمش دیو و پری
جن انگوٹھی کے تھے تابع اور پری
ہم ز یونس لقمۂ با حوت داد
مچھلی کو لقمہ تن یونس دیا

آن یکی را ارّه بر سر میکشد
ایک کے سر پر روان ارّہ کرے
دیگری را تاج بر سر می نهد
تاج سر پر دوسرے کے وہ دھرے

اوست سلطان هر چه خواهد آن کند
ہے وہ مالک چاہے جو کردے شتاب
عالمی را در دمے ویران کند
ایک عالم کو کرے دم مین خراب

هست سلطانی مسلّم مر ورا
بادشاہی خاص ہے اوسکے تئین
نیست کس را زهره چون وچرا
مارے دم ہیا کسی کا ہے نہین

آن یکے را گنج و نعمت میدهد
ایک کو دیتا ہے دولت اور مال
دیگری را رنج و زحمت میدهد
دوسرے کو دیتا ہے رنج و ملال

آن یکے را زر دو صد همیان دهد
ایک دوسو ہمیانون زر بھرے
دیگری در حسرت نان جان دهد
دوسرا روٹی کی حسرت مین مرے

آن یکے بر تخت با صد عز و ناز
ایک بیٹھا تخت پر پھولا ہوا
دیگری گرده دهان از فاقه باز
دوسرے کا بھوک سے ہے منہ کھلا

آن یکے پوشیده سنجاب و سمور
ایک پہنے ریشم و اطلس سمور
دیگری خفته برهنه در تنور
دوسرا ننگا ہے سونے کو تنور

آن یکی بر بستر کمخواب و نخ
بستر کمخواب پر ایک ہے پڑا
دیگری بر خاک خواری بسته یخ
برف سے مٹی پہ جھکڑا دوسرا

طرفة العینے جهان برهم زند
وہ کرے زیر و زبر پل مین جہان
کس نمی آرد که آنجا دم زند
کس مین ہے طاقت کہ دم مارے وہان

آنکه با مرغ هوا ماهی دهد
بگلے کو مچھلی ہوا پر دے وہی
بندگان را دولت و شاهی دهد
سلطنت بندونکو اور زر دے وہی

بی پدر فرزند پیدا او کند
بیٹا وہ بے باپ کا پیدا کرے
طفل را در مهد گویا او کند
جھولے مین لڑکے کو وہ گویا کرے

مرده صد ساله را حے میکند
سو برس کے مردے کو وہ دے چلا
این بجز حق دیگری کی میکند
یہہ کرسکے دوسرا حق کے سوا

صانعی کز طین سلاطین میکند
ایسا کاریگر کرے مٹی کو شاہ
نجم را رجم شیاطین میکند
بند تارے سے کرے شیطان کی راہ

از زمین خشک رویاند گیاه
گھاس سے وہ سوکھی مٹی سے اگا
آسمان را بی ستون دارد نگاه
آسمان کو بے ستون رکھے کھڑا

قول اور الحن نے آواز نے	ہیچکس در ملک وا انباز نے
بے الاپ آواز اور بول اسکا ٹھیک	ملک مین اُسکے نہین کوئی شریک

در نعت سید المرسلین

بعد ازین گویم نعت مصطفےٰ
اسکے پیچھے نعت احمد ہی بیان

آنکہ عالم یافت از نورش صفا
نور سے اُنکے ہوا روشن جہان

سید الکونین ختم المرسلین
ختم رُسل سید ہر دو جہان

آخر آمد بود فخر الاولین
آئے پیچھے فخر تھے پہلونکے جان

آنکہ آمد نہٗ فلک معراج او
نو فلک پر رتبہ ہی معراج کا

انبیا و اولیا محتاج او
اونکے محتاج اولیا اور انبیا

شد وجودش رحمۃً للعالمین
ذات اُنکی رحمۃً للعالمین

مسجد او شد ہمہ روی زمین
مسجد اونکی سب ہوئی روئے زمین

صد ہزاران رحمت جان آفرین
رحمتین رحمان کی ہون سو ہزار

بر وی و بر آل پاک طاہرین
اون پہ اونکی آل پر بھی بار بار

آنکہ یارش شد ابوبکر و عمرؓ
یار اونکے تھے ابوبکر و عمرؓ

از سر انگشت اوشق شد قمر
اونکی اُنگلی سے ہوا شق القمر

آن یکی اور ا رفیق غار بود
ایک اُنکے ساتھ یار غار تھے

وان دگر لشکر کش ابرار بود
دوسرے لشکر کش ابرار تھے

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ
تھے مصاحب اُنکے عثمانؓ اور علیؓ

پھر آن گشتند در عالم ولے
پیچ دنیا کے ہوئے اس سے ولی

آن یکی کان حیا و حلم بود
کھان تھے یک تو حیا و حلم کے

وان دگر باب مدینۂ علم بود
اور تھے شہر علم کے در دوسرے

آن رسول حق کہ خیر الناس بود
سب سے بہتر تھے رسول کبریا

عم پاکش حمزہ و عباس بود
حمزہ اور عباس اُنکے تھے چچا

ہر دم از ما صد درود و صد سلام
سو درود و سو سلام آٹھون پہر

بر رسول و آل و اصحابش تمام
ہمسے احمدؐ پر و آل اصحاب پر

در فضیلت آئمہ دین مجتہدین

آن امامانیکه کردند اجتهاد
جن اماموں نے کیا ہی اجتهاد
رحمت حق بر روان جمله باد
ہو سبھوں پر رحمت رب العباد

بوحنیفه بُد امام باصفا
بوحنیفه صاف باطن تھے امام
آن سراج امتان مصطفی
وه چراغ امت خیرالانام

باد فضل حق قرین جان او
فضل حق ہو ہر دم اُنکی جان پر
شاد باد ارواح شاگردان او
اُنکے شاگردوں کی روحیں شادتر

صاحبش بویوسف قاضی شده
اُنکا بویوسف تھا قاضی ہمنشین
وز محمد ذو المنن راضی شده
خوش محمد سے ہوا رب متین

شافعی ادریس و مالک بازفر
تھے زفر ادریس و مالک شافعی
یافت زیشان دین احمد زیب و فر
انسے زینت دین احمد کی ہوئی

احمد حنبل که بود او مرد حق
احمد حنبل جو تھے مرد خدا
در ہمه چیزا از ہمه برده سبق
اُنکا رتبه سب مین سب سے بڑھ گیا

روح شان در صدر جنت شاد باد
خلد مین ہو روح خوش اُنکی سدا
قصر دین از علم شان آباد باد
علم سے ہو اُنکے گھر دین کا بسا

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاها جرم ما را درگذار
جرم میرے بخشدے پروردگار
ما گنهگاریم و تو آمرزگار
تو ہی بخشنہار ہوں مین تقصیروار

تو نکوکاری و ما بدکرده ایم
تو بھلا ہی کام ہمنے بد کئے
جرم بے اندازه بیحد کرده ایم
جرم ہمنے جو کئے بیحد کئے

سالها در بند عصیان گشته ایم
برسوں فکر جرم مین ہین ہم بھرے
آخر از کرده پشیمان گشته ایم
آخر اُس کرنے سے شرمنده ہوئے

دائما در فسق و عصیان مانده ایم
جرم و بدکاری مین ہم ہر دم رہے
ہمقرین نفس و شیطان مانده ایم
نفس اور شیطان سے ہم باہم رہے

روز و شب اندر معاصی بوده ایم
رات دن ہم جرم مین کاہل رہے
غافل از امر و نواہی بوده ایم
تیرے امر و نہی سے غافل رہے

بیگنه نگذشت بر ما ساعتے
بے گنه ہم پر گھڑی گذری نہین
با حضور دل نکردم طاعتے
بندگی دل سے کسی دم کی نہین

بر در آمد بندهٔ بگریخته
آیا ہی دروازے پر بندہ بھگا

آبروئے خود بعصیان ریخته
عزت اپنی سب گناہوں سے گوا

مغفرت دارد امید از لطفِ تو
بخشش دینے کی ہی رکھتا آرزو

زانکه خود فرمودهٔ لا تقنطو
کیونکہ تو فرما چکا لا تقنطو

بحرِ الطافِ تو بی پایان بود
ہی تیری بخشش کا دریا بے کنار

نا امید از رحمتت شیطان بود
ہی وہ شیطان جو نہو امیدوار

نفس و شیطان زد کریما راهِ من
راہ ماری نفس و شیطان نے مری

رحمتت باشد شفاعت خواهِ من
بخشوائے مجکو رب رحمت تری

چشم دارم از گنه پاکم کنی
آرزو ہی گر گنہ سے مجکو پاک

پیش از آن کاندر لحد خاکم کنی
پہلے اُس سے قبر میں جب کرے خاک

اندر آندم کز بدن جانم بری
جان میری جب نکالے جسم سے

از جهان با نورِ ایمانم بری
مجکو لے جا ساتھ نور ایمان کے

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

در بیان مخالفتِ نفس امّاره

عاقل آن باشد که او شاکر بود
ہی وہ دانا شکر جو کرتا رہے

و آنگهی بر نفسِ خود قادر بود
اُس گھڑی وہ نفس پر قدرت رکھے

هر که خشمِ خود فرو خورد ای جوان
وہ کہ جسنے کھایا اپنے غصے کو

باشد او از رستگارانِ جهان
اوسکو چھٹکارا ملا پہچان لو

آن بود ابله ترین مردمان
سب سے بڑھ کر وہ بڑا نادان ہی

کز پیِ نفس و هوا باشد دوان
نفس کے پیچھے جو سرگردان ہی

و آنگهی پندارد آن تاریک رای
پھر وہ سمجھے ایسا اندھا عقل کا

خواهد آمرزیدنش آخر خدای
بخش دیویگا اُسے آخر خدا

گرچه درویشی بود سخت ای پسر
گرچہ اے بھائی فقیری ہی کڑی

هم ز درویشی نباشد خوبتر
شے نہیں کوئی فقیری سے بڑی

هر که او را نفسِ توسن رام شد
نفسِ سرکش جسکا تابعدار ہی

از خردمندانِ نیکونام شد
عقلمندوں میں وہ نیکو کار ہی

بر مرادِ نفس تا گردی اسیر
نفس کی خواہش کا تو قیدی نہو

صبر بگزین و قناعت پیشه گیر
کر قناعت کو قبول اور صبر کو

در ریاضت نفس بدرا گوشمال
گوشمالی نفس کی طاعت سے کر
تا نیندازد ترا اندر وبال
تو نڈالے غم مین تجکو اے پسر

هر که خواهد تا سلامت ماند او
جو کہ چاہے تو سلامت وہ رہے
از جمیع خلق روگرداند او
اپنا منہہ سب خلق سے وہ پھیر لے

مردمان را سر بسر در خواب دان
آدمی سب خواب مین ہین جان تو
گشت بیدار آنکه او رفت از جهان
وہ جگا جو مرگیا پہچان تو

آنکه رنجاند ترا عذرش پذیر
مان عذر اُسکا جو تجکو رنج دے
تا بیابی مغفرت بروے مگیر
چھوڑ اُسکو مغفرت تجکو ملے

حق ندارد دوست خلق آزار را
حق نہ رکھے دوست ظالم کو کبھی
نیست این خصلت یکی دیندار را
ہے نہین یہہ خو کسی دیندار کی

از ستم هر کو دلے را ریش کرد
ظلم سے جسنے کسی کو دکھ دیا
آن جراحت بر وجود خویش کرد
وہ دکھ اپنے تن پہ اُسنے خود کیا

آنکه در بند دل آزاری بود
فکر مین دُکھ دینے کے جو ہوئیگا
در عقوبت کار او زاری بود
وہ عقوبت مین بہت سا روئیگا

ای پسر قصد دل آزاری مکن
دل دُکھانیکا ارادہ تو نہ کر
وز خدای خویش بیزاری مکن
اپنے رب سے کر نہ بیزاری پسر

خاطر کس را مرنجان ای پسر
دکھ نہ دے ہرگز کسیکو اے عزیز
ورنه خوردی زخم بر جان و جگر
ورنہ دُکھ پائے گا تو بھی کر تمیز

نام مردم جز به نیکوئی مبر
نام لوگون کا بجز نیکی نہ لے
گر همیخواهی که گردی معتبر
اے پسر گر معتبر ہونا چہے

قوت نیکی نداری بد مکن
گر نہ نیکی ہو سکے تو بد نہ کر
بر وجود خود ستم بیحد مکن
اپنے او پر ظلم تو بیحد نہ کر

رو زبان از غیبت مردم ببند
جا زبان غیبت سے اپنی روک لے
تا نه بینی دست و پای خود به بند
تو نہ دیکھے ہاتھ پانون اپنے بندھے

هر که از غیبت زبانش بسته نیست
بند غیبت سے نہین جسکی زبان
آنچنان کس از عقوبت رسته نیست
وہ نہین چھوٹا عذابوں سے پہچان

در بیان فواید خاموشی

ای برادر گر تو ہستی حق طلب
بھائی میرے حق کا طالب گر ہوا
جز بفرمان خدا مکشاے لب
ہونٹھ مت کھول اپنا جز حکم خدا

گر خبرداری زحیّ لایموت
جانتا ہی گر تو حیّ لایموت
بردہان خود بنہ مہر سکوت
رہ تو چپ اور منھہ پہ کر مہر سکوت

ای پسر پند و نصیحت گوش کن
ای میرے بھائی نصیحت کان کر
گر نجاتی بایدت خاموش کن
چپ رہ اپنی مخلصی چہتا ہی گر

ہر کرا گفتار بسیارش بود
جو کہ با توفی بہت گفتار ہی
دل درون سینہ بیمارش بود
اُسکا دل سینہ مین بس بیمار ہی

عاقلان را پیشہ خاموشی بود
چپکا رہنا عاقلون کا کام ہی
پیشہٴ جاہل فراموشی بود
بھولنا یہ جاہلونکا کام ہی

خامشی از کذب و غیبت واجبست
جھوٹھ و بد گوئی سے چپ رہنا بھلا
ابلہ است آنکو بگفتن راغبست
بے سمجھ جو کہنے پر مایل ہوا

ای برادر جز ثنای حق مگو
غیر تعریف خدا کچھہ مت کہو
قول خود را از برای دق مگو
جس سے کوئی ہو خفا چپکے رہو

ہر کہ در بند عمارت مے شود
جو کہ ہی فکر عمارت مین پہچان
ہر چہ دارد جملہ غارت مے شود
جو ہی اُسکے پاس سب برباد جان

دل ز بیہودہ گفتن بمیرد در بدن
دل بہت بکنے سے مرتا ہی نہ بول
گرچہ گفتارش بود دُرِّ عدن
گرچہ تیری بات ہو موتی کے ہول

آنکہ سعی اندر فصاحت میکند
جو بناکر بات کہتا ہی فضول
چہرہٴ دل را جراحت میکند
زخم اُسکے دل کو ہوتا ہی حصول

رو زبان را در دہان محبوس دار
جا زبان کو اپنے منھہ مین قید رکھہ
وز خلایق خویش را مایوس دار
خلق سے تو آپکو نا امید رکھہ

ہر کہ او بر عیب خود بینا شود
دیکھے اپنے عیب کو جو اے عزیز
روح او را قدرتے پیدا شود
روح کو پیدا ہو طاقت کر تمیز

در بیان عمل خالص

ہر کہ باشد اہل ایمان ای عزیز
اہل ایمان جو کہ ہی صاحب تپاک
پاک دارد چار چیز از چار چیز
چار سے وہ چار چیزین رکھے پاک

۱ کذب ۲ غیبت ۳ بیہودہ گفتن

از حسد اول تو دل را پاک دار
پاک پہلے رکھ حسد سے دل سدا
خویشتن را بعد ازان مومن شمار
بعد اوسکے آپکو مومن جتا

پاک دار از کذب و از غیبت زبان
جھوٹھ و بدگوئی سے روک اپنی زبان
تا که ایمانت نیفتد در زیان
تو نہو ایمان مین تیرے زیان

پاک گرداری عمل را از ریا
مکر سے تو گر رکھے پاک اپنا کام
شمع ایمان ترا باشد ضیا
ہو چراغ ایمان کا روشن تمام

چون شکم را پاک داری از حرام
پیٹ اپنا پاک رکھ مت کھا حرام
مرد ایمان دار باشی والسلام
تب تو ایماندار ہووے والسلام

هر که دارد این صفت باشد شریف
جسمین یہہ صفتین بزرگ او حسیب ہی
ورندارد دارد ایمان ضعیف
یہہ نہین تو اوسکا ایمان سست ہی

هر که باطن از حرامش پاک نیست
پاک دل اوس سے نہو جو ہی حرام
روح او را ره سوی افلاک نیست
روح پاوے آسمان پر کب مقام

چون نباشد پاک اعمال از ریا
مکر سے جسکے نہون اعمال پاک
هست بیحاصل چو نقش بوریا
ہین چٹائی کی لکیرین او سبہ خاک

هر که را اندر عمل اخلاص نیست
جسکے کامون مین نہین اخلاص ہی
در جهان از بندگان خاص نیست
وہ نہین دنیا مین بندہ خاص ہی

هر که کارش از برای حق بود
واسطے اللہ کے ہی جسکا کام
کار او پیوسته با رونق بود
ساتھ رونق کے ہی اوسکا کام تمام

در سیرت ملوک

چار خصلت ای برادر در جهان
عادتین ہین چار سن اونکا بیان
پادشاهان را همی دارد زیان
پادشاہون کو وہ رکھتی ہین زیان

پادشه چون بر ملا خندان بود
سبکے آگے بادشہ ہنستا ہی جو
بیگمان در هیبتش نقصان بود
بے شک اوسکے رعب مین نقصان ہو

باز صحبت داشتن با هر فقیر
پھر گدا اون سے رکھین صحبت اگر
پادشاهان را همی سازد حقیر
ملکا پن شاہونکا ہووے سبک

با زنان بسیار گر خلوت کند
عورتون سے گر بہت خلوت کرے
خویشتن را شاه بی هیبت کند
آپکو وہ شاہ بے ہیبت کرے

هرکه را فرهنگ‌ها ندارے بود | میل او سوئی کم آزارے بود
دبدبه سو بادشاهی کا جسے | دل مین اُسکے کم دل آزاری بسے

عدل باید پادشاهان را دواد | تا ز عدلش عالمے گردند شاد
بادشہ کو چاہیئے انصاف و داد | تو خلایق عدل سے ہو اسکے شاد

گر کند آهنگ ظلمے بادشاه | سود نکند مرو را گنج و سپاه
جو ارادہ ظلم کا کرتا ہی شاہ | فایدہ اُسکو نہ دے گنج و سپاہ

باز نان شاہے که در خلوت نشست | دور نبود گر رود ملکش ز دست
عورتون مین شاہ جو بیٹھا رہے | ملک اُسکا ہاتھ سے جاتا رہے

چونکه عادل باشد و میمون لقا | باشد اندر مملکت شه را بقا
ہی مبارک وہ کرے انصاف جو | سلطنت اُسکی ہمیشہ مان لو

چون کند سلطان کرم با لشکری | بهر او بازند صد جان و سری
شہ کرے بخشش سپاہی پر اگر | واسطے اُسکے دے وہ سو جان و سر

در بیان حسن خلق

چار چیز آمد بزرگی را دلیل | هرکه این دارد بود مرد جلیل
چار چیزین ہین بزرگی کی لطیف | ہون یہہ جسمین ہی وہی مرد شریف

علم را اعزاز کردن بے حساب | خلق را دادن جواب باصواب
علم کی عزت بہت کرنی صواب | لوگون کو دینا بہت اچھا جواب

هرکه دارد دانش و عقل و تمیز | اهل علم و حلم را دارد عزیز
جس کسی کو ہی سمجھ اور ہی تمیز | اہل علم و حلم کو رکھے عزیز

دیگر آن باشد که جوید وصل دوست | زانکه از دشمن حذر کردن نکوست
دوسرے ہی یہہ ملے وہ دوست سے | اور جو دشمن ہو اُسے وہ چھوڑ دے

ای برادر گر چنز دارے تمام | نرم و شیرین گوے با مردم کلام
ای میرے بھائی سمجھ گر تمکو ہو | نرم و میٹھی بات تم سب سے کہو

هرکه باشد تلخ گو و ترش روے | دوستان از وی بگردانند روے
غصہ بھی ہو اور کہے کڑوی جو بات | دوست منہ پھیرین رکھین اُسکو سات

هرکه از دشمن نباشد پر حذر | عاقبت بیند از و رنج و ضرر
جو نہ دشمن سے ڈرے اور رہو نہ دور | دیکھے اُس سے رنج آخر وہ ضرور

در میان دوستان مسرور باش
دوستون مین کر خوشی مسرور رہ
در جوار خود عدو را رہ مدہ
ہمسایہ مت پڑوس اپنے تو رکھ دشمن ہی جو
با محبان باش دایم ہمنشین
رہ ہمیشہ دوستونمین ہمنشین
ای پسر تدبیر رہ را توشہ کن
زاد رہ کی ای پسر تدبیر کر

گر خبر داری ز دشمن دور باش
ہی سمجھ تو دشمنون سے دور رہ
از برائے آنکہ دشمن در رہ
ہی یہی بہتر کر دشمن دور ہو
تا توانے روئے اعدا را مبین
دیکھ منہ ہرگز نہ دشمن کا کبھین
پس حدیث این و آن یک گوشہ کن
ایسی ویسی باتونکو کونے مین دھر

در بیان مہلکات

چار چیز ست ای برادر با خطر
بھائی میرے چار چیزونمین ہی ڈر
قربت سلطان و الفت با بدان
الفت بد اور نزدیکی شاہ
قرب سلطان آتش سوزان بود
آگ ہی نزدیکی شہ خوفناک
زہر دارد در درون دنیا چو مار
سانپ زہریلا ہی دنیا کر تمیز
می نماید خوب و زیبا در نظر
خوبصورت پیاری آتی ہی نظر
زہر این مار منقش قاتل است
زہر قاتل سانپ بوٹے دار ہی
ہمچو طفلان منگر اندر سرخ و زرد
جیسے لڑکے لال پیلا تو نہ دیکھ
زال دنیا چون عروس آراستست
بڈھی دنیا مثل دولھن کے سنگار
مقبل آن مردی کہ شد زین جفت طاق
مرد ہو وہ جو ہوا اس جفتی سے طاق

تا توانے باش زینہا پر حذر
اسسے جب تک ہو سکے پرہیز کر
رغبت دنیا و صحبت با زنان
عورتون کی صحبت اور دنیا کی چاہ
با بدان الفت ہلاک جان بود
کرتی ہی الفت بدونکی جان ہلاک
گرچہ بینے ظاہرش نقش و نگار
بیل بوٹے ظاہری ہین اے عزیز
لیک از زہرش بود جان را خطر
جان کا ڈر زہر سے اسکے مگر
باشد از وے دور ہر کو عاقلست
جو رہے دور اس سے وہ ہشیار ہی
چون زنان مغرور رنگ و بو مگرد
عورتون کی مثل رنگ و بو نہ دیکھ
در دو روزی شوئ دیگر خواستست
دو سرے دولھے کی دو دنمین پکار
پشت بر وے کرد و دادش سہ طلاق
پیٹھ پھیرے تین دے اسکو طلاق

لب بہ پیش شوخی خندان میکند
ہنستی ہی وو لبھے سے وہ باصد تپاک
پس ہلاک از زخم دندان میکند
کرتی ہی پھر کاٹ دانتوں سے ہلاک

در بیان اہل سعادت

شد دلیل نیکبختی چار چیز
ہین دلیل نیک بختی چار چیز
ہر کہ این چارش بود باشد عزیز
جسمین ہوون یہ چار وہ ہوئے عزیز

اصل پاک آمد دلیل نیک بخت
پاک جسکی اصل وہ ہی نیک بخت
نیست بد اصلی سزائی تاج و تخت
اصل بد کو کب ہی زیبا تاج و تخت

نیکبختان را بود رائے صواب
نیک بختون کی سمجھ ہوئے صواب
آنکہ بد رائیست باشد در عذاب
عقل بد کے واسطے ہر دم عذاب

ہر کہ ایمن از عذاب حق بود
جو کوئی بے ڈر عذاب حق سے ہو
نیست مومن کافر مطلق بود
وہ نہین مومن اُسے کافر کہو

عمر دنیا چند روزی بیش نیست
عمر تھوڑے دن زیادہ ہی نہین
غافلست آنکس کہ پیش اندیش نیست
ہی وہ غافل پہلے جو سوچا نہین

ترک لذات جہان باید گرفت
عیش دنیا چھوڑ دینا چاہیے
دامن صاحبدلان باید گرفت
نیکون کا پلہ پکڑنا چاہیے

در پی لذات نفسانی مباش
عیش نفسانی مین ہرگز رہے نہ تن
دوستدار عالم فانی مباش
ہی جہان فانی نہ اسکا دوست بن

نیست حاصل رنج دنیا بردنت
رنج دنیا سے نہین کچھ ہی حصول
عاقبت چون می بباید مردنت
ہی ہو مرنا تجھکو آخر تو فضول

از تنت چون جان روان خواہد شدن
جان تیری جب کرے تن سے سفر
خاک اندر استخوان خواہد شدن
ہڈیون مین تیری مٹی جائے بھر

مر ترا از دادن جان چارہ نیست
جان کے دینے سے تو ناچار ہی
رہزنت جز نفس اماره نیست
نفس اماره تیرا بٹ مار ہی

در بیان سبب عافیت

عافیت را گر بخواہی ای عزیز
خیر و عافیت تجھے چاہیے اگر
می توانش یافتن در چار چیز
چار چیزون مین ملین وہ ای پسر

ایمنی و نعمت اندر خاندان

مال ہو اور رہو گھر اپنے مین نڈر

تندرستی و فراغت بعد ازان

تندرستی اور فراغت پیچھے کر

چونکہ با نعمت امانی باشدت

ہو نڈر اور تجکو نعمت بھی ملی

عافیت را زو نشانی باشدت

ہین نشانی تجکو یہہ آرام کی

بادلِ فارغ چو باشی تندرست

تندرست اور دل بھی فارغ ہی ترا

دیگر از دنیا نباید ہیچ جست

پھر نہ کچھ دنیا سے چاہئے ڈھونڈھنا

بر میاور تا توانی کام نفس

نفس کی خواہش جو ہو ہرگز نہ دے

تا نیفتی ای پسر در دام نفس

تو نہ پھندے مین پڑے تو نفس کے

زیر پا آور ہوائے نفس را

نفس کی خواہش کو تو پانوں سے داب

کم بود و بہرہ ہائی نفس را

کم ہے حصہ تو جو وہ مانگے خراب

نفس و شیطان میبرند از رہ ترا

نفس اور شیطان تیرے ہٹ پار ہین

تا بیندازد اندر چہ ترا

ڈالنے کو کنوئین مین ہٹیا ہین

نفس را سرکوب و دایم خوار دار

نفس کا سر داب تو اور رکھ ذلیل

تا توانی دور شو از مردار دار

رکھ حرام اس سے بہت دور اے عقیل

نفس بد را ہر کہ سیرش میکند

پیٹ بھر کر نفس جو کرتا ہی سیر

در گنہ کردن دلیرش میکند

خود وہ کرتا ہی گناہوں پر دلیر

حلق خود را دور دار از ہر مزہ

ہر مزے سے اپنے منہہ کو رکھ جدا

تا نیفتی در بلا و در بزہ

تو نہ پڑ جائے گناہوں کی بلا

ز آب و نان تا لب شکم را پر مساز

پانی روٹی سے نہ منہہ تک پیٹ بھر

ہمچو حیوان بہر خود آخور مساز

چارپایوں کی طرح چارہ نہ کر

روز کم خور گرچہ صایم نیستی

دن کو کم کھا ہو نہ گرچہ روزہ دار

پر مخور آخر بہایم نیستی

تو نہیں حیوان نہو بسیار خوار

ای کہ در خوابے ہمہ شب تا بروز

رات سے دن تک ہی سوتا بے خبر

بہر گور خود چراغے بر فروز

کچھ چراغ گور کی بھی فکر کر

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست

کھانا سونا چارپایوں کا ہی کار

خفتگان را بہرہ از انعام نیست

سو تون کو حصہ نہیں نعمت ملے یار

ای پسر بسیار خواہی خفت خیز

تو بہت سوئیگا اٹھ وقت سحر

گر خبر داری ز خود بی گفت خیز

بے کہے اٹھ آپ سے گر ہی خبر

دل و دین دنیا ہی دون بستن خطاست
دل کا دنیا سے لگانا ہی برا
دامنش از وی گر تو برچینی رواست
دامن اُس سے گر تو کھینچے ہی روا

از چہ دل بندی بدنیای دنی
دلکو دنیا سے لگاتا تو ہی کیا
چون فنی جاوید درو ہی بودنی
جو نہین رہنیکا او سمین تو سدا

ظاہر خود را میارا ای فقیر
ای فقیر اپنا تو ظاہر مت بنا
تا کہ گردد باطنت بدر منیر
تو تیرا دل ہو مصفا چاند سا

طالب ہر صورت زیبا مباش
صورتون اچھی کو تو ہر گز نہ چھہ
در ہوای اطلس و دیبا مباش
حرص مین مت اطلس و دیبا کے رہ

از ہوا بگذر خدا را بندہ شو
چھوڑ حرص اور کر خدا کی بندگی
زندگی میبایدت در ژندہ شو
اوڑھہ گدڑی گر ہی جیتا زندگی

خرقہ پشمینہ را بر دوش کن
پہلے کملی اپنے تو کندہے پہ دھر
شربتے از نامرادی نوش کن
نامرادی کا تو شربت نوش کر پہلے ۱۲

ای کہ در بر میکنی پشمینہ را
تن پہ کملی ڈالتا ہی تو اگر
پاک ساز از کینہ اول سینہ را
پہلے تو کینے سے سینہ صاف کر

گر ہمیخواہی نصیب از آخرت
آخرت کا چہتا ہے حصہ اگر
رو بدر کن جامہای فاخرت
فخر کے کپڑون کو تن سے دور کر

بی تکلف باش و آرایش مجوی
سادہ بن رکھہ اور زیبایش نہ ڈھونڈھ
ترک راحت گیر و آسایش مجوی
چھوڑدے آرام و آسایش نہ ڈھونڈھ

در برت گو کسوت نیکو مباش
گر نہ اچھے کپڑے تن پر ہون نہون
زیر پہلو جامہ خوبت گو مباش
گر نہ اچھے خاصے بستر ہون نہون

ہمچو صوفی در لباس صوف باش
صوفیون کی شکل تو کملی کو چہہ
در صفتہای خدا موصوف باش
رب کی صفتو نمین صفت والا تو رہ

مرد رہ را بوریا قالین بود
بوریا قالین مرد رہ کو ہو
زانکہ خشتش عاقبت بالین بود
اینٹ آخر اوسکے سرہانے جو ہو

مرد رہ را بود دنیا سود نیست
سالکون کو نفع دنیا سے نہین
ہر گزش اندیشہ نابود نیست
گر نہ ہو وہ ہو نہ فکر اوسکو کبھین

در بیان تواضع و صحبت درویشان

گر ترا عقل ست با دانش قرین
گر تجھے ہی عقل اور ہوش ای امیر
باش درویش و بدرویشان نشین
بیٹھ درویشون مین اور تو رہ فقیر

همنشینی جز بدرویشان مکن
غیر درویشون کی تو صحبت نہ کر
تا توانی غیبت ایشان مکن
جب تک اونکی ہو سکے غیبت نکر

حب درویشان کلید جنت است
جان کنجی خلد کی حب فقیر
دشمن ایشان سزای لعنت است
دشمن انکا طوق لعنت کا اسیر

پوشش درویش غیر از دلق نیست
غیر گدڑی کے نہین انکا لباس
در پی کام و هوای خلق نیست
حرص دنیا کی نہین فقرا کے پاس

مرد تا ننهد بفرق نفس پای
سر پہ جب تک نفس کے رکھے نہ پیر
ره کجا یابد بدرگاه خدای
راہ حق کی کب ملیگی اسکو سیر

مرد ره در بند قصر و باغ نیست
مرد کو کب فکر گھر اور باغ ہی
در دل او غیر درد و داغ نیست
دل مین انکے درد ہی یا داغ ہی

گر عمارت را بری بر آسمان
گر عمارت آسمان تک جائے لے
عاقبت زیر زمین گردی نهان
آخرش نیچے زمین کے تو چھپے

گر چو رستم شوکت و زورت بود
مثل رستم گرچہ ہو تو زور مین
جای چون بهرام در گورت بود
ہو تیرا بہرام جیون گھر گور مین

ای پسر از آخرت غافل مباش
عاقبت سے ای پسر غافل نہ رہ
با متاع این جهان خوشدل مباش
اس جہان کے مال سے خوشدل نہ رہ

در بلیات جهان صبار باش
صبر کر دنیا مین آوے جو بلا
گاه نعمت شاکر جبار باش
جب ملے نعمت تو کر شکر خدا

در بیان دلایل شقاوت

چار چیز آثار بدبختی بود
چار چیزون سے ہو بدبختی بڑی
جاہلی و کاہلی سختی بود
بے وقوفی اور سستی ہو کاہی

بیکسی و ناکسی هر چار شد
آدمیت ہو نہ اور کوئی نہ یار
بخت بد را این همه آثار شد
بدنصیبون کی نشانی ہین یہ چار

آنکه در بند عبادت می شود
بندگی کی فکر ہوتی ہے جسے
بیشک از اهل سعادت میشود
جان بیشک نیکبخت اچھا اسے

بر ہوای خود قدم ہر کو نہاد
خواہش اپنی پر قدم جسنے رکھا
کی تواند کرد با نفسک جہاد
کب لڑای نفس سے وہ لڑسکا

ہر کہ سازد در جہان با خواب و خور
کھانے اور سونے کی جو عادت کرے
در قیامت باشدش ز آتش گذر
آگ مین وہ دن قیامت کے گرے

رو بگردان از مراد و آرزوی
سب امید و آس سے تو منہہ پھرا
پس بدرگاہ خدا می آرزوی
تب خدا کے سامنے آ منہہ دیکھا

کامرانی سر بہ ناکامی کشد
نامرادی عیش سے ظاہر جہان
مرد رہ خط در نکونامی کشد
مرد کھینچے نیکنامی کا نشان

امر و نہی حق چو داری ای لبید
گر خبر ہو حق کے امر و نہی سے
پس مرو دنبالۂ نفس پلید
تو نہ پھر پیچھے تو اپنے نفس کے

ہر کہ ترک کامرانی میکند
عیش و عشرت جس کسی نے چھوڑ دی
بر خلافش زندگانی میکند
وہ خلاف اسکے ہی کرتا زندگی

امر و نہی حق ز قرآن گوش دار
کر تو امر و نہی حق قرآن سے دھیان
جای شادی نیست دنیا ہوشدار
تو جگہہ راحت کی دنیا کو نجان

در بیان ریاضت

گر ہمی خواہی کہ گردی سر بلند
اونچا ہو سر تیرا چہتا ہی اگر
ای پسر بر خود در راحت بہ بند
عیش کا در اپنے اوپر بند کر

ہر کہ بربست او در راحت تمام
عیش کا در بند جسنے کر دیا
باز شد بروی در دار السلام
اوسپہ جنت کا ہی دروازہ کھلا

غیر حق را ہر کہ خواند ای پسر
اور کو جسنے پکارا جز خدا
کیست در عالم ازو گمراہ تر
کون گمرہ اوس سے دنیا مین سوا

ای برادر ترک عز و جاہ کن
مرتبے اور فخر کو چھوڑ ای پسر
خویش را شایستۂ درگاہ کن
آپکو تو لایق درگاہ کر ... درگاہ خدا تعالی

عز و جاہت سر بہ پستی میکشد
مرتبہ اور فخر کردے تجکو پست
مر ترا ہر تن بہ پستی میکشد
اور بنادیگا تجھے وہ خود پرست

خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی
خوار ہوگا کر نہ خواہش جاہ کی
ای برادر قرب آن درگاہ جوی
ڈھونڈھ نزدیکی تو اوس درگاہ کی

نفس در ترکِ ہوا مسکین بود
حرص چھوٹے پھر تو عاجز نفس ہو
گوشمالِ نفسِ نادان این بود
اسطرح ہوتا ادب ہی نفس کو

چون دلت از یادِ حق ایمن بود
ہو جو یادِ حق سے بے ڈر دل ترا
نفسک امارہ کی ساکن بود
نفس امارہ ترا کب ٹھہرے گا

ہر کہ او را تکیہ بر صانع بود
جو بھروسا اپنا خالق پر دھرے
در جہان با لقمہ قانع بود
صبر لقمے پر وہ دنیا مین کرے

اکتفا بر روزیِ ہر روزہ کن
کر گذارہ روز کی روزی ہو جو
گر نداری از خدا دریوزہ کن
مانگ لے بھیک اپنے رب سے گر نہو

در بیان مجاہدت نفس

نفس نتوان کشت الا با سہ چیز
تین چیزین نفس کے مرنے کی ہین
چون بگویم یاد گیرش ای عزیز
یاد رکھ تو اُنکو جو کہتا ہون مین

خنجرِ خاموشی و شمشیر جوع
چپ کا خنجر بھوک کی تلوار مار
نیزہ تنہائی و ترکِ ہجوع
جاگنا تنہائی کا بھالا ہو یار

ہر کرا نبود مرتب این سلاح
جنکے پاس ایسے نہین ہتھیار ہین
نفس او ہرگز نباشد با صلاح
وہ صلاحِ نفس سے ناچار ہین

چونکہ دل بی یاد اللہ بود
یاد جو دل مین نہین رحمان ہی
دیو ملعون یار و ہمراہ بود
یار اور ہمرہ ترا شیطان ہی

اہل دنیا را چو زر سیم آیدش
پاس دنیا دار کے جب آئے مال
لقمہائی چرب و شیرین بایدش
میٹھے چکنے کھانے کا تب ہو خیال

ہر کہ او در بندِ سیم و زر بود
فکر مال و زر مین جو پڑ جائے گا
در عقوبت عاقبت مضطر بود
وہ عذاب نار سے گھبرائے گا

آنکہ بہرِ عاقبت کارش بود
آخرت کے واسطے ہو جسکا کار
از خدا تشریف بسیارش بود
اُس پہ انعام خدا ہو بے شمار

مال دنیا خاکسارا نرا دہند
مال دنیا خاکسارون کو ملے
آخرت پرہیزگاران را دہند
آخرت پرہیزگارون کو ملے

ہست شیطان ای برادر دشمنت
ہی ترا شیطان دشمن مان لے
غلّ آتش خواہد اندر گردنت
چاہتا ہی طوق آگ کا تیرے گلے

مدبری کو رو بدنیا آورد — بہرہ کے از عالم عقبی برد

جو طرف دنیا کے منہہ کو لاوے گا (بدبخت ۱۲) — حصہ کب عقبی سے وہ پھر پاوے گا

ای پسر با یاد حق مشغول باش — وز خلایق دور ہمچو غول باش

یاد حق مین ای پسر مشغول رہ — خلق سے تو دور مثل غول رہ (دیو و بھوت ۱۲)

در بیان فقر

فقر خود را پیش کس پیدا مکن — محنت امروز را فردا مکن

مت کسی پر ظاہر اپنا فقر کر (ظاہر ۱۲) — ہی جو محنت آج کی کل پر نہ دھر

مر ترا آنکس کہ فردا جان دہد — غم مخور آخر کہ اب و نان دہد

کل کے دن جو جان تجکو دیوے گا — پانی اور روٹی بھی دیگا غم نکھا

تا بکی چون مور باشی دانہ کش — گر تو مردی فاقہ مردانہ کش

مثل چینٹی کی نہ ہرگز دانہ کھینچ (دانہ جمع کرنیوالا) — مرد ہی تو فاقہ مردانہ کھینچ (مانند مردونکے) (نامرد ۱۲)

بر توکل گر بود فیروزیت — حق دہد مانند مرغان روزیت

جیت پاوے گا توکل پر تو جب — مثل چڑیا پونکے تجھے دے رزق رب (بے محنت ۱۲)

از خدا شاکر بود مرد فقیر — گر دہد قوتش لب نان فطیر

شکر رب کرتا ہی وہ جو ہی فقیر — سوکھی روٹی دے اگر کیا ہی خمیر

خم مشو پیش توانگر ہمچو طاق — تا نگردی جفت با اہل نفاق

مالدارونسے نہ جھک تو مثل طاق — ورنہ ہو جاوے گا تو اہل نفاق

مرد رہ را نام و ننگ از خلق نیست — نفرتش از جامہائے دلق نیست

سالکون کو شرم دنیا سے نہین — ہو نگدڑی سے انہین نفرت کبھین

ہر کہ را ذوق نکو نامی بود — خاص مشمارش کہ او عامی بود

شوق ہی جسکو کہ ہو وہ نیکنام — جان مت خاص اسکو وہ ہی مرد عام

گر ترا دل فارغ از زینت بود — کی ہوائی مرکب و زینت بود

دل ترا اگر زیب و زینت چھوڑ دے — پھر نہ گھوڑے زین کی خواہش کرے (زین اسپ)

روی دل چون از ہوا برتافتی — بعد ازان میدان کہ حق را یافتی

جب رخ دل پھیر خواہش سے لیا — جان تو پس حق کو اپنے پاگیا

در بیان دریافتن حقیقت نفس امارہ

چون شتر مرغی شناس این نفس را
نفس ہی جیسے شتر مرغ اب سنو
نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
وہ نہ اُڑتا ہی نہ کھینچے بوجھ کو

گر بہ پر گوییش گوید اشترم
گر کہو اُڑ بولے ہون اشتر کی دم
ور نہی بارش بگوید طائرم
مرغ ہنجا جب کہو بوجھے کو تم

چون گیاہ زہر رنگش دلکش است
جیسے اندراین کا پہل ہی رنگ دار
لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش است
زہر ہی کڑوا مزہ بو ناگوار

گر بطاعت خواہیش سستی کند
جو کہو کر بندگی سستی کرے
لیک اندر معصیت چستی کند
اور گناہون کے لئے چستی کرے

نفس را آن بہ کہ در زندان کنے
نفس بہتر ہی کہ وہ قیدی رہے
ہر چہ فرماید خلاف آن کنے
اُسکا اُلٹا کر جو کرنے کو کہے

کام نفس بد برآوردن خطاست
نفس کا ہی کام بر لانا خطا
زانکہ دشمن را بہ پروردن خطاست
پالنا دشمن کا بیشک ہی بُرا

نیست درمانش بجز جوع و عطش
کچھ نہین جز بھوک پیاس اُسکی دوا
تا کہ سازی رام اندر طاعتش
ڈھیلا ہو کر تو کرے طاعت سدا

چون شتر در رہ درآے و بارکش
راہ مین جیون اونٹ آ اور بوجھ کھینچ
بار طاعت بر در حق بارکش
بوجھ طاعت کا در حق پر تو اینچ

بار ایزد را بجان باید کشید
رب کا اپنی بوجھ دل سے کھینچ تو
ورنہ ہمچون سگ زبان باید کشید
ورنہ جیون کُتا زبان کو اینچ تو

ہر کہ گردن میکشد زین بارہا
ایسے بوجھے سے جو گردن کھینچیگا
باشد از نفرین بروا بارہا
تو ملامت کا وہ بوجھا اینچے گا

چون شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت
جیون شتر مرغ اُسکے بوجھے سے بھگا
از گلستان حیاتش پر بریخت
اُسکا باغ زندگی سے پر جھڑا

ہر کہ بارش را تحمل میکند
جو کرے برداشت اُسکے بوجھ کی
در جہان جانش تجمل میکند
اُسکی عزت لوگ کرتے مین بڑی

کردہ بار امانت را قبول
بوجھ امانت کا کیا تو نے قبول
از کشیدن پس نباید شد ملول
کھینچنے سے اب تجھے ہی غم فضول

روز اول خود فضولی کردہ
پہلے دن تو یہ فضولی تونے کی
وان فضولی از جہولی کردہ
اُس فضولی کی جہولی تونے کی

جنبشی کن ای پسر غافل مباش
ہل ذرا بھائی بہت غافل نہ رہ
چون بلی گفتی بہ تن تنبل مباش
جو کہا ہی ہان تو اب کاہل نہ رہ

ہر کہ اندر طاعتش کسلان بود
سست ہو کر جو نہ طاعت کو ہلے
حاصلش گمراہی و خذلان بود
اوسکو گمراہی و رسوائی ملے

وقت طاعت تیز رو چون باد باش
وقت طاعت کے ہوا سا تیز چل
وز ہمہ کار جہان آزاد باش
کام سے دنیا کے تو باہر نکل

راہ پر خوف است دزدان در کمین
چور لگے ہین گھات مین اور ڈر کی راہ
رہبری بر تا نمانی بر زمین
ساتھ لے رہبر نہ ہو جسمین تباہ

منزلت دورست و بارت بس گران
دور منزل بوجھ ہی بھاری بڑا
کوششی کن پس ممان از دیگران
دوڑ چل پیچھے نہ رہ بیچارے بڑا

ہر کہ در رہ از گران باران بود
بوجھ جسکا راہ مین بھاری ہوا
ہر دمش از دیدہ خون باران بود
خون اُسکی آنکھ سے جاری ہوا

لاشۂ داری سبک کن بار خویش
بوجھ ہلکا رکھ کہ دُبلا ہی گدھا
ورنہ در رہ سخت بینی کار خویش
ورنہ رہ مین کام تو دیکھے کڑا

چیست بارت جیفۂ دنیای دون
بوجھ کیا دنیا ہی مردار ہی
کز پی آن گشتہ خوار و زبون
جسکے پیچھے تو ذلیل و خوار ہی

در بیان ترک خود آرائی و خودستائی

سرچہ آرائی بدستار ای پسر
کیا ہی رکھتا سر پہ تو پگڑی سنوار
تا توانی دل بدست آر ای پسر
ہو سکے تو ہاتھ مین لا دلکو یار

تا نگیری ترک عز و مال و جاہ
تو نہ جب تک چھوڑے جاہ و مال کو
از ہمہ برسر نیائی چون کلاہ
مثل ٹوپی سب کا کب سردار ہو

نیست مردی خویش را آراستن
یہہ نہین مردی کرے اپنا سنگار
قصد جان کن گر دانکہ اوراست تن
جان کھوئی جسنے کی تن کی سنوار

نیست بر تن بہتر از تقوی لباس
کپڑے پہن پرہیزگاری کے بھلے
در تکلف مرد را نبود اساس
مرد کو زینت سے کب راحت ملے

ہر کہ او در بند آرایش بود
فکر آرایش مین جو کوئی پڑا
در جہان فرزند آسایش بود
وہ جہان مین طفل آسائش ہوا

عاقبت جز نامرادی نبودش
آخرت مین نامرادی ہوا اُسے
بہرہ از عیش و شادی نبودش
کچھ نہ حصہ عیش سے اوسکو ملے

خودستائی پیشہ شیطان بود
اپنی تعریف اپنے منہ شیطان کا کام
ہر کہ خود را کم زند مردان بود
آپکو سمجھے جو کم مرد اُسکا نام

گفت شیطان من ز آدم بہترم
بولا شیطان مین ہون آدم سے بھلا
تا قیامت گشت ملعون لاجرم
تا قیامت لعنتی وہ ہوگیا بیشک

از تواضع خاک مردم میشود
آدمی نرمی سے ہوئے خاکسار
نور نار از سرکشی گم میشود
سرکشی سے آگ بجھ جاتی ہے یار

رانده شد ابلیس از مستکبری
رانده ہے شیطان استکبار سے
گشت مقبل آدم از مستغفری
اور پسند آدم ہے استغفار سے

شد عزیز آدم چو استغفار کرد
عزت آدم ہے استغفار سے
خوار شد شیطان چو استکبار کرد
ذلت شیطان ہے استکبار سے

دانہ پست افتد زبر دستش کنند
دانہ جب نیچے پڑا اونچا ہوا
خوشہ چون سر بر کشد پستش کنند
جب ہوئی بالی تو سر نیچے جھکا

در بیان آثار ابلہان

چار چیز آمد نشان ابلہے
ہین یہی پہچان نادانی کی چار
با تو گویم تا بیابی آگہے
پائے آگاہی کہون مین تجھسے یار

عیب خود را بد نہ بیند در جہان
دیکھے دنیا مین نہ اپنے عیب بد
باشد اندر جستن عیب کسان
ڈھونڈھنے مین عیب اورونکے ہو کد

تخم بخل اندر دل خود کاشتن
دل مین بوئے بیج کنجوسی کا جو
آنگہ امید سخاوت داشتن
پھر سخی کہلانے کی امید ہو

ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست
خلق راضی ہو نہ جسکے خلق سے
ہیچ قدرش بر در معبود نیست
حق کے آگے کچھ نہین ہے قدر اُسے

ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود
جسکا پیشہ کام بدخوئی کا ہو
کار او پیوستہ بدروئی بود
ہر گھڑی کام اُسکا بدروئی کا ہو

خوی بد در تن بلای جان بود
خوئے بد تن مین بلائے جان ہے
مردم بدخو نہ از انسان بود
جو ہے بدخو وہ نہین انسان ہے

بخل شاخی از درخت دوزخ است
پیڑ دوزخ کی ہی ٹہنی بخل جان

وان بخیلک لو زسگان مسلخ است
بخل والے کو سگ مسلخ پہچان

روی جنت را کجا بیند بخیل
بخل والا منہہ نہ دیکھے خلد کا

پشۂ افتادہ زیر پای پیل
پانون ہاتھی کے تلے مچھر پڑا

باش از بخل بخیلان برکران
رہ تو کنجوس اور کنجوسی سے دور

تا نباشی از شمار ابلہان
تو گنے تجکو نہ کوئی بے شعور

دربیان عافیت

از بلا تا رستہ گردے ای عزیز
ہو بلا سے تب تجھے پیارے نجات

باز باید داشتن دست از دو چیز
ہین یہہ دو چیزین اُٹھا تو انسے ہات

رو تو دست از نفس و دنیا بازدار
نفس اور دنیا سے اپنے ہاتھ تھام

تا بلاہا را نباشد با تو کار
تو بلاؤن سے پڑے تجکو نہ کام

گر بحرص و آز گردی مبتلا
جبکہ لالچ اور طمع مین تو پھنسے

با تو رو آرد ز ہر سو صد بلا
سو بلا مین گھیر لین ہر سمت سے

آنکہ نبود ہیچ نقدش درمیان
جسکی تھیلی مین نہین کچھ مال ہی

ہر کجا باشد بود اندر امان
ہر جگہہ بیخوف اور خوشحال ہی

نفس و دنیا را رہا کن ای پسر
نفس اور دنیا کو دے چھوڑ ای پسر

تا رہی از ہر بلا و ہر خطر
تو بلا سے چھوٹے تو اور ہو نڈر

ای بسا کس کز برای نفس زار
نفس کے باعث سے بہو تیرے ہزار

در بلا افتاد و گشت از غم نزار
پڑکے آفت مین ہوئے غم سے نزار

از برای نفس مرغ نامراد
دیکھ چڑیا نفس کی بیداد سے

آمد و در دام صیاد اوفتاد
آپھنسی وہ جال مین صیاد کے

تا دلت آرام یابد ای پسر
تب ترا دل پائے آرام ای عزیز

بود و نابود جہان یکسان شمر
ہو نہو دنیا تو یکسان کر تمیز

از عذاب قہر حق ایمن مباش
ہو عذاب قہر حق سے مت نڈر

در پی آزار ہر مومن مباش
فکر مومن کے ستانے کی نہ کر

در بلا یاری مخواہ از ہیچکس
مت کسی سے چھہ مدد جو ہو بلا

زانکہ نبود جز خدا فریادرس
کون ہی فریادرس حق کے سوا

هر کرا رنجانده عذرش بخواه
جسکو دے رنج آگے اُسکے عذر لا
تا نباشد خصم تو در عرصهٔ گاہ قیامت
تو نہو دشمن قیامت مین تیرا

گر غنا خواهد کسے از ذو المنن
جو غنی ہونا چہے اللہ سے
در قناعت میتوانش یافتن
صبر کر تو پا سکے اس راہ سے

در بیان عقل و عاقلان

هر کرا عقل ست و دانش ای عزیز
جس کسیکو عقل ہے اور ہے شعور
دور باید بودنش از چار چیز
چار چیزون سے وہی رہتا ہے دور

کار خود با ناسزا نکند رہا
کام اپنا دے نہ نالایق کے ہاتھ
مردمی نکند بجای ناسزا
بے مروت ہو وہ نالایق کے ساتھ

عقل داری ہیں بد کاری مکن
چاہ بدکاری کی کر نہ ہے عقل اگر
زین چو بگذشتی سبکساری مکن
ہو چکا جب یہ تو ہلکا پن نہ کر

هر کرا از حلم دل روشن بود
جسکے دلمین بردباری کا ہو نور
در زمانه با صلاح تن بود
تن مین اُسکے صلح کل ہووے ضرور

تا شوی بیش از ہمہ از روزگار
سب سے دنیا مین بڑھا چاہے اگر
دست بر نان و نمک بکشاده دار
ہاتھ سے نان و نمک خیرات کر

تا تو باشی در زمانہ دادگر
سب کوئی انصاف والا تب کہے
زیر دستان را نکو دار ای پسر
جب تو کمزوروں کی خاطر مین رہے

هر کہ بر پند خود آمد استوار
جو کرے اپنی نصیحت پر عمل
پند او را دیگران بندند کار
لوگ لین اُس سے نصیحت بے خلل

هر کہ از گفتار خود باشد ملول
اور کو سکھلائے خود مانے نہ جو
قول او را دیگری نکند قبول
دوسرا مانے نہ اوسکی بات کو

هرچه باشد در شریعت ناپسند
کام جتنے ہون شریعت کے خلاف
دور باش از وی چو ہستی ہوشمند
دور اُنسے رہ اگر ہے عقل صاف

تا صواب کار بینے سر بسر
کام وہ کر ہو جو اچھا ای عزیز
بر مراد خود مکن کار ای پسر
اپنی خواہش سے نکر ای بے تمیز

در بیان رستگاری

هست بیشک رستگاری در سه چیز
تین چیزون مین ہی چھٹکارا تیرا
با تو گویم یاد گیرش ای عزیز
یاد رکھ تو دلمین یہہ کہنا میرا

زان یکی ترسیدنست از ذو الجلال (الله تعالیٰ)
ایک تو خالق کا ڈر ای باکمال
دوم آمد جستن قوت حلال
دوسرا ہی ڈھونڈھنا رزق حلال

سومی رفتن بود بر راه راست
تیسرے چلنا ہی سیدھی راہ کا
رستگار ست آنکه این خصلت ورا ست (کھانا)
چھٹگیا وہ اس چلن پر جو چلا

گر تواضع پیش گیری ایجوان
گر کرے تو نرمی سب سے ایجوان
دوست دارندت همه خلق جهان
دوست رکھین تجکو سب اہل جہان

سر مکن در پیش دنیا دار پست
آگے دنیا دار کے مت سر جھکا
ور کنی بیشک رود دینت ز دست
جائے گا ایمان تیرا اگر یہہ کیا

هر که او از حرص دنیا دار شد
حرص سے جو شخص دنیا دار ہو
بیگمان از وی خدا بیزار شد
اس سے بیشک اسکا رب بیزار ہو

بهر زر مستای دنیا دار را
مالدار ونکی خوش آمد تو نکر
تا چه خواهی کردن این مردار را
کیا کریگا لیکے یہہ مردار زر

مردگانند اغنیای روزگار
مردے ہین دنیا کے یہہ سب مالدار
ای پسر با مردگان صحبت مدار
ساتھ ان مردونکے صحبت رکھ نہ یار

مال و زر بیحد بدست آورده گیر
مان لے گر ہاتھ مین زر لائے گا
بعد ازان در گور حسرت برده گیر
پیچھے حسرت قبر مین لے جائے گا

در فضیلت ذکر

باش دایم ای پسر در یاد حق
یاد حق مین رہ ہمیشہ ای پسر
گر خبر داری ز عدل و داد حق
عدل حق کی گر ہی رکھتا تو خبر

زنده دار از ذکر صبح و شام را
یاد حق مین جاگتا رہ دن و رات
در تغافل مگذران ایام را
دن نہ غفلت مین گنوا سن بہی بات

یاد حق آمد غذا این روح را
یاد حق اس روح کی ٹھہری غذا
مرهم آمد این دل مجروح را
یہہ دل زخمی کی ہی عمدہ دوا

یاد حق گر مونس جانت بود
یاد حق جب گھر کرے دلمین ترے
کی هوای کاخ و ایوانت بود
پھر تو کب گھر بار کی خواہش کرے

گر زمانی غافل از رحمان شوی
جس گھڑی غافل ہو تو رحمان سے

اندر آن دم ہمدم شیطان شوی
ساتھ اُسدم ہو ترا شیطان سے

مومنا ذکر خدا بسیار گوی
یاد رب مین مومنو اکثر رہو

تا بیابی در دو عالم آبروی
آبرو ہر دو جہان مین تا کہ ہو

ذکر را اخلاص می باید نخست
یاد مین دل صاف چاہیے اور چست

ذکر بی اخلاص کی باشد درست
یاد بے اخلاص کب ہو درست

ذکر بر سہ وجہ باشد بے خلاف
تین قسمین یاد کی ہین بے خلاف

تو ندانی این سخن را از گزاف
تو نجان اسبات کو لاف و گزاف

عام را نبود بجز ذکر زبان
عام لوگونکا تو ہی ذکر زبان

ذکر خاصان باشد از دل بیگمان
ذکر دل کرتے ہین خاصان جہان

ذکر خاص الخاص ذکر سر بود
ذکر پوشیدہ کو خاص الخاصان

ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود
یاد جو بھولے اُسے ٹوٹے مین جان

ذکر بی تعظیم گفتن بدعت است
ہو جو بے تعظیم وہ بدعت ہی یاد

واندران یک شرط دیگر حرمت است
شرط حرمت ایک ہی اُسمین زیاد

ہست مر ہر عضو را ذکر دگر
واسطے ہر عضو کے ہی ذکر اور

ہفت اعضا ہست در ذکر الٰہی پسر
ساتون اعضا ذکر مین ہین کر تو غور

ذکر چشم از خوف حق بگریستن
رب کے ڈر سے رونے یہ ذکر آنکھ کا

باز در آیات او نگریستن
آئتین قرآن کی بھی دیکھنا

یاری ہر عاجز آمد ذکر دست
کرنی عاجز کی مدد ہاتھونکا ذکر

ذکر پا خویشان زیارت کردن است
اقربا کا دیکھنا پانون کا ذکر

استماع قول رحمان ذکر گوش
شنیدن
رب کی باتین سنتا ہی یہ ذکر کان

تا توانی روز و شب در ذکر کوش
ذکر کی کوشش کا رکھ دن رات دھیان

اشتیاق حق بود ذکر دلت
شوق دیدار خدا ہی دل کا ذکر

کوش تا این ذکر گردد حاصلت
ذکر حاصل تجکو ہو کر اسکی فکر

آنکہ از جہل است دائم در گناہ
بیوقوفی سے جو کرتا ہی گناہ

کی حلاوت یابد از ذکر اله
کب لگے میٹھی اُسے یاد الہ

خواندن قرآن بود ذکر لسان
پڑھنا ہی قرآن کا ذکر زبان

ہر کرا این نیست ہست از مفلسان
یہہ نہ جسمین ہو اُسے مفلس ہی جان

شکر نعمتہای حق میکن مدام
نعمت حق کا سدا تو شکر کر
تا کند حق بر تو نعمتہا تمام
تو تجھے رب نعمتیں دے سر بسر

حمد خالق بر زبان دار ای پسر
تم زبان سے حمد حق کہتے رہو
عمر تا بر باد ندہی سر بسر
تو تمھاری عمر بھر ضایع نہو

لب مجنبان جز بذکر کردگار
مت ہلا ہونٹھ اپنا جز یاد خدا
زانکہ پاکان راہمین بود دست کار
کام یہہ ہی پاکبازونکا سدا

در بیان عمل چار چیز

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز
واسطے سب کے ہین اچھی چیزین چار
با تو گویم یاد گیرش ای عزیز
تجھسے مین کہتا ہون رکھو یاد انکو یار

اول آن باشد کہ باشے دادگر
پہلے تو یہہ ہی کہ رہ انصاف سے
ہم زعقل خویش باشے با خبر
پھر خبر رکھہ اپنی عقل صاف سے

با شکیبائی تقرب کردن است
صبر کے نزدیک رہ ای پرتمیز
حرمت مردم بجا آوردن است
سب کی عزت تو کیا کر ای عزیز

در بیان خصلت ذمیمہ

چار چیز دیگر ای نیکو سرشت
چار چیزین اور ہین ای باوقار
ہست از جملہ خلایق نیک زشت
سب خلایق سے بہت بد ہین یہہ چار

زان چہار اول حسد کینہ بود
پہلے ان چارون سے ہی بغض و حسد
زان گذشتی عجب و خودبینی بود
اس سے گذرا پھر تکبر سب سے بد

خشم را دیگر فرو ناخوردنست
اور غصے کا نکھانا ای عزیز
خصلت چارم بخیلی کردنست
چوتھے کنجوسی کا کرنا ای تمیز

ای پسر کم گرد گرد این خصال
گرد ایسی عادتو کے پھر نہ تو
از برای آنکہ زشتست این خصال
بد بہت ہی ایسا کام اور ایسی خو

غل و غش بگذار و چون زر پاک شو
میل چھوڑ اور مثل سونا پاک ہو
پیش از آنکہ خاک گردی خاک شو
پہلے اس سے خاک جب ہو خاک ہو

حرص بگذار و قناعت پیشہ کن
چھوڑ لالچ صبر کا تو کام کر
آخر از مردن یکی اندیشہ کن
ایکدن مرنا ہی فکر ای جان کر

۱۲

با محبان باش دایم همنشین دوستون مین رہ سدا ای نیکخو	تا توانی روی اعدا را مبین ہوسکے مت دیکھ منہہ دشمن کا تو

در بیان سعادت و نصیحت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل راستے یہہ نیکبختی کے ہین چار	شرح این ہر چار بشنو ای خلیل سن بیان تو صاف ان چارونکا یار
از سعادت ہر کرا باشد نشان نیک بختی کی جسے تاثیر ہو	باشدش تدبیرہا با دوستان دوستونکے ساتھ اُسے تدبیر ہو
ہر کرا باشد سعادت رہنمای نیک بختی راہ دکھلائے جسے	صبر دارد از جفاے ناسزاے صبر ظالم کی جفا پر وہ کرے
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار یار جسکی نیک بختی ہوئے آپ	در جہان باشد بدشمن سازگار اپنے دشمن سے بھی وہ رکھے ملاپ
گر تو خود نار ہوا را کشتۂ حرص کی جب آگ تونے دی بجھا	دان کہ از اہل سعادت گشتۂ جان اچھا نیک بخت اب ہوگیا
گر بود با دوستان تدبیر تو دوستونکے ساتھ اگر تدبیر ہو	یار باشد دولت شبگیر تو یار تیری دولت شبگیر ہو
از سر خود ہر کہ کاری میکند کام آپہی آپ جو اپنا کرے	بخت و دولت زو فراری میکند بخت و دولت اُس سے بھاگے اور پھرے
دشمن خود را نباید زد تبر مت تبر اور اینٹ سے دشمن کو مار	گر توانے کشت او را با شکر ہوسکے تو دیکے گوڑ مار اُسکو یار
تا توانے جور با اہلان بکش ظلم سہو تو اُسکے جو بدکار ہی	گر ہمیخواہی کہ یابی عیش خوش عیش و راحت گر تجھے درکار ہی
چون ترا آمد مقامے سازگار جو جگہہ آوے موافق ای عزیز	بر نہ بندی رخت زانجا زینہار اُس جگہہ سے جا نہ ہرگز کر تمیز
ور نصیحت آنکہ نپذیرد سخن جو نصیحت کی نہ مانے تیری بات	با چنین کس پند خود ضایع مکن رائیگان مت بات کر ایسونکے سات
خوی بد را نیک کردن مشکلست مشکل اچھی کرنا بدعادت کو جان	جہد کردن بہر او بیحاصلست اوسکی ہی بیفایدہ محنت پہچان

بندہ را گر نیست در کار رضا
بندہ راضی گر نہو جو ہی رضا
کی تواند باز گرداند قضا
ہو سکے کب یہ کہ وہ پھیرے قضا

ہر کہ او استیزہ با سلطان کند
بادشہ سے جو کہ جھگڑا کرتا ہی
کار خود را سر بسر ویران کند
اُسکا بالکل کام بگڑا کرتا ہی

ہر کہ او باغی شود از بادشاہ
بادشہ سے جو پھرے مانے نہ بات
روز او چون تیرہ شب گردد تباہ
دن خراب اُسکا ہو جیسے کالی رات

در بیان علامت مدبران

چار چیز آمد نشان مدبرے
ہین یہ بدبختی کی باتین چار جان
یاد گیرش گر تو روشن خاطری
یاد رکھ گر صاف دل ہی بات مان

مدبری باشد بابلہ مشورت
مشورہ نادان سے بدبختی پہچان
پس بجاہل دادن سیم وزرت
اور جو دے مال و زر جاہل کو جان

ہر کہ پند دوستان نکند قبول
جو نہ یارون کی نصیحت مان لے
در حقیقت مدبر است آن بو الفضول
وہ بڑا بدبخت ہی پہچان لے

ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے
دیکھ دنیا کو نہ جو دلمین ڈرین
ہست ازان مدبر جہان را نفرتے
ایسے بدبختون سے سب نفرت کرین

مشورت ہر کس کہ با ابلہ کند
جو ہی کرتا مشورہ نادان سے
دیو ملعونش بسے گمرہ کند
اوسکو گمراہی ملے شیطان سے

آنکہ مال و زر دہد با جاہلان
مال جو دے بیوقوفونکے تئین
آنچنان کس کی بود از مقبلان
شخص ایسا نیکبختونسے نہین

زر چو جاہل را ہمی آید بکف
ہاتھ آوے بیوقوفکے جو مال
می کند اسراف میسازد تلف
خرچ کر دیتے ہین وہ بیجا کمال

نشنود از دوست مدبر پند را
دوست کی بدبخت کب سنتا ہی بات
از جہالت بگسلد پیوند را
چھوڑتا ہی بیوقوفی سے وہ سات

عبرتے گیر از زمانہ ای جوان
ڈر زمانہ دیکھ کر اے میرے یار
تا نباشی از شمار مدبران
تو نہ بدبختون مین ہو تیرا شمار

ہر کہ را از عقل آگاہی بود
جس کسی کو عقل سے ہی آگہی
نزد او ادبار گمراہے بود
سمجھے بدبختی کو گمراہی وہی

در بیان آنکه چهار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیز آمد بزرگ و معتبر
چار چیزین هین بڑی اور معتبر
می نماید خورد لیکن در نظر
دیکھنے مین هین وه چھوٹی سی مگر

زان یکی خصم ست دیگر آتش ست
ایک دشمن آگ هی پھر دوسری
باز بیماری کز و دل ناخوش ست
اور بیماری جو هوتی هی بڑی

چارمی دانش که آراید ترا
عقل چوتھی جو تجھے دیوے سنوار
این همه تا خرد ننماید ترا
ان سبھون کو تو نه چھوٹا جان یار

هر که در چشمش عدو باشد حقیر
دیکھے جو دشمن کو چھوٹا بے شعور
از بلای او کند روزی نفیر
ایک دن اُس سے بلا آئے ضرور

ذرهٔ آتش چو شد افروخته
ایک چنگی آگ کی بھڑکی جهان
بینی ازوی عالمی را سوخته
دیکھے اُس سے تو گیا جل یک جهان

علم اگر اندک بود خوارش مدار
تو نه کر بے قدر تھوڑا اگر هی علم
زانکه دارد علم قدر بے شمار
کیونکه عزت مین بهت بڑھکر هی علم

رنج اندک را مکن غمخوارگی
تھوڑے دکھ کی کر دوا اے یار تو
ورنه بینی عجز در بیچارگی
ورنه پھر عاجز هوا اور ناچار تو

درد سر را گر بجوید کس علاج
درد سر کی گر نه ڈھونڈھے تو علاج
خوف آن باشد که برگردد مزاج
ڈر هی اسمین یه که پھر جاے مزاج

باش از قول مخالف بر حذر
دشمنون کی بات سے ره دور تو
پیش ازان کز پا درآئی ای پسر
پہلے اُس سے جبکه هو مجبور تو

آتش اندک توان کشتن باب
آگ تھوڑی هو تو پانی سے بجھے
وای آن ساعت که گیرد التهاب
هی بڑا افسوس جب شعله اُٹھے

در بیان مذمت خشم و غضب

ای پسر هر کس که دارد چار چیز
جس مین هون یه چار چیزین کر تو غور
چار دیگر هم شود موجود نیز
اُس سے پھر پیدا هون چیزین چار اور

عاقبت رسوائی آید از لجاج
لڑنے سے آخر هو رسوا بر ملا
خشم را نکند پشیمانی علاج
غصه سے پچھتانا پھر هی لا دوا

بیگمان از کبر خیزد دشمنی
دشمنی بیشک تکبر سے اُٹھے

حاصل آید خواری از کاہل تنی
اور ذلت تجکو سُستی سے ملے

چون لجوجی در میان پیدا شود
جب لڑائی بیچ مین ہوجائیگی

بندہ از شومی او رسوا شود
اوسکی منحوسی فضیحت لائے گی

خشم خود را چونکہ راند جاہلی
ہر وہ جاہل جو کوئی غصہ کرے

جز پشیمانیش نبود حاصلے
جز پشیمانی نہ کچھ اُسکو ملے

ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جو تکبر سے کرے گردن بلند

دوستان گردند آخر دشمنش
دوست دشمن اُسکے ہون اے ہوشمند

کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ
کام کرنے مین جو سستی سے بیٹھے

آید از خواری بپایش تیشۂ
پانون ذلت کے بسولے سے کٹے

خشم خود را گر فرو نخورد کسی
غصے اپنے کو نہین جو کھائے گا

عاقبت بیند پشیمانی بسے
پھر وہ پیچھے سے بہت پچھتائے گا

ہر کہ او افتادہ و تن پرورست
سُست بیٹھو کام کرنے مین کمی

نیست آدم کمتر از گاو خرست
کم گدھے اور بیل سے وہ آدمی

دربیان بی ثباتی چہار چیز و پرہیز ازان

چار چیز ایخواجہ کم دارد بقاء
پائداری چار چیزون کو نہین

گوش دار ای مومن نیکو لقاء
سن لے دل سے انکو تو اے نیک بین

جور سلطان را بقا کمتر بود
ظلم شاہونکا نہین ہے پائدار

پس عتاب اصدقا کمتر بود
اور صدیقون کا غصہ کم ہے یار

دیگر آن مہری کہ بینے از زنان
پھر محبت عورتون کی ہے تو جان

بی بقا چون صحبت ناجنس دان
ٹھہرے کب جیون غیر کی صحبت پہچان

با رعیت چون کند سلطان ستم
ظلم کرتا ہے رعیت پر جو شاہ

مر او را باشد بقا در ملک کم
پائدار ملک اوسکے کی تباہ

گر ترا از دوستان آید عتاب
یار غصے تجھپہ ہون گر اے امیر

کم بقا باشد چو خط بر روی آب
وہ نہ ٹھہرے جیسے پانی پر لکیر

گرچہ باشد زن زمانی مہربان
گر کرے عورت محبت ایکدم

چون کم آید بہرہ بکشاید زبان
پھر کرے شکوہ جو پاوے حصہ کم

چون بنا جنسان نشیند آدمی | کم ترک میندا زپیشان ہمدمے
غیر صحبت مین جو بیٹھے آدمی | اوسنے دیکھے ہو الفت کی کمی

زاغ چون فارغ ز بوی گل بود | نفرتش از صحبت بلبل بود
جو ہو کوے کو بوے گل سے کام | صحبت بلبل سے نفرت ہو تمام

صحبت ناجنس جانکاہی بود | جملہ را زین حال آگاہی بود
غیر کی صحبت سے گھٹ جاتی ہے جان | جانتے ہین سب ہے تو بھی پہچان

چون ترا ناجنس آید در نظر | ای پسر چون باد ازوی درگذر
غیر جنس آوے اگر تجکو نظر | اوس سے کر مثل ہوا تو درگذر

در بیان آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال میابد

چار چیز از چار دیگر شد تمام | چون شنیدی یاد میدار ای غلام
چار چیزین چار سے ہوئین تمام | یاد رکھ جو سن چکا ای نیکنام

دانش مرد از خرد گیرد کمال | از عمل دینت ہمی یابد جمال
علم سب کا عقل سے پکڑے کمال | اور عمل سے پاتا ہے ایمان جمال

دینت از پرہیز کامل میشود | نعمت از شکر شامل میشود
دین کو ہو پرہیزگاری سے کمال | شکر سے ملتی ہے نعمت بے زوال

ہست دانش را کمالات از خرد | بی عمل را اہل دین کس نشمرد
عقل سے ہو علم کامل ای جوان | بے عمل کو تو نہ ایماندار جان

شکر نعمت را کمالے میدہد | غافلان را گوشمالے میدہد
شکر تو دیتا ہے نعمت کو کمال | غافلون کو ہے وہ دیتا گوشمال

شکر ناکردن زوال نعمت ہست | بہرہ شاکر کمال نعمت است
ہے نہ کرنا شکر نعمت کا زوال | حصہ ہے شاکر کو نعمت سے کمال

علم را بی عقل نتوان کار بست | پیش بے عقلان نمی باید نشست
علم آتا ہے نہین بے عقل کام | ہون جہان جاہل وہان مت کر مقام

بیخرد دانش وبالست ای پسر | علم مرغ و عقل بالست ای پسر
علم ہے بے عقل کا رنج ای پسر | علم چڑیا عقل اوسکی بال و پر

ہر کہ علمے دارد و نبود بر آن | از طریق عقل باشد بر کران
علم رکھے اور نہ جو اوس پر چلے | راستے سے عقل کے باہر رہے

در بیان آنکه باز گردانیدن او محال است

چار چیز است آنکه بعد از رفتنش
چار چیزین ہین کہ جب وہ جا چکین
از محالات است باز آوردنش
ہے بہت مشکل کہ پھر وہ آسکین

چون حدیثی رفت ناگہ بر زبان
جب زبان سے بات نکلے بے خبر
یا کہ تیرے جست بیرون از کمان
یا کمان سے تیر نکلے تیز تر

باز چون آرد حدیث گفتہ را
پھیر لاوے بات کب جو کہہ چکا
کس نگرداند قضای رفتہ را
چل چکے کوئی نہ پھیرے وہ قضا

باز کی گردد چو تیر انداختے
پھر پھرے کب تیر جو تجھسے چلا
ہمچنین عمرت کہ ضایع ساختے
عمر بھی ایسے جو تونے دی گنوا

ہر کہ بی اندیشہ گفتارش بود
غیر سوچے بات جو کوئی کہے
پس ندامتہای بسیارش بود
وہ بہت پھر شرم مین ہر دم رہے

تا نگفتی میتوانی گفتنش
کہہ سکے اُسکو نہ جو تونے کہا
چون بگفتی کے توان بنہفتنش
کہہ چکا پھر کب سکے اُسکو چھپا

در بیان غنیمت دانستن عمر

عمر را میدان غنیمت ہر نفس
عمر کو ہر دم غنیمت جان تو
چون رود دیگر نیاید باز پس
جا ہے جب وہ پھر نہ آوے ما[illegible]تو

ہیچکس از خود قضا را رد نکرد
ٹال سکتا ہے نہین کوئی قضا
ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد
جو ہوا راضی قضا سے وہ بھلا

ہر کہ می خواہد کہ باشد در امان
چاہتا ہے گر کہ ہو جاوے نڈر
مہر می باید نہادن بر زبان
بولنے سے تو زبان کو بند کر

می سزد گر عمر را داری عزیز
ہے یہہ لایق عمر کو تو رکھہ عزیز
چون رود پیشش نخواہی دید نیز
جا سے جب وہ پھر نہ دیکھے کر تمیز

در بیان خموشی و سخاوت

حاصل آید چار چیز از چار چیز
چار چیزون سے ہین ملتی چار چیز
یاد گیر این نکتہ از من ای عزیز
یاد رکھہ یہہ بات مجھسے اے عزیز

خامشی را هر که سازد پیشه
کام چپ رہنے کا جسکا ہو گیا
گردد ایمن ہنو دش اندیشه
کچھ نہیں پھر فکر وہ بے ڈر ہوا

گر سلامت بایدت خاموش باش
رہ تو چپ رہنا سلامت چاہے گر
گشت ایمن هر که نیکی کرد فاش
نیکی اپنی کر تو کھلا ہر ہو نڈر

از سخاوت مرد یابد سروری
مرد کا بخشش سے ہوے سربلند
شکر نعمت را دہد افزون تری
شکر سے نعمت زیادہ ہو دو چند

هر که او شد ساکت و خاموش کرد
گر رہے چپکا نہ منہ سے کچھ کہے
از سلامت کسوتی بر دوش کرد
(لباس ۱۲)
پہنے وہ جامہ سلامت کا رہے

گر همیخواهی که باشی در امان
گر رہے چپکا ہر کہ ہو جاوے نڈر
رو نکوئی کن تو با خلق جہان
جا کے تو نیکی جہان مین سب سے کر

هر که را عادت شود جود و کرم
جسکو بخشش کرنیکی عادت پڑی
در میان خلق گردد محترم
(عزت ۱۲)
اوسکی عزت سب مین ہوتی ہے بڑی

هر که کاری نیک یا بد میکند
جو برے یا کام اچھے کرتا ہے
آن همه میدان که با خود میکند
جان وہ سب ساتھ اپنے کرتا ہے

ای برادر بندهٔ معبود باش
بھائیو خالق کے بندے ہو رہو
تا توانی با سخا و جود باش
تم سے جبتک ہو سکے بخشش کرو

باش از بخل بخیلان پر حذر
بخل سے کنجوس کے بچتے رہو
تا نسوزد مر ترا نار سقر
(دوزخ ۱۲)
تو نہ تم پھر آگ دوزخ سے جلو

دربیان چیزیکه خواری آرد

چار چیزت بر دہد از چار چیز
چار چیزین دیتی ہین پھل چار چیز
بشنو این نکته جز اہل تمیز
اسکو سنتا ہے وہ جو ہے پر تمیز

هر که زد صادر شود این چار کار
جس کسیکے ہاتھ سے ہو وین یہ چار
بیند او چار درکی اختیار
دیکھے وہ مجبور چار اور اپنے یار

چون سوال آورد گردد خوار مرد
جسنے مانگا مرد وہ رسوا ہوا
ماند تنها هر که استخفاف کرد
(بخیلی ۱۲)
کی بخیلی جسنے وہ تنہا رہا

هر که در پایان کاری ننگرد
(آخر ۱۲)
جو نہ سوچا پہلے پیچھا کام کا
عاقبت روزی پشیمانی خورد
وہ پھر آخر کو بہت پچھتائے گا

هر که نکند احتیاط کارها
سوچکر کرتا نهین جو اپنا کام
بر دلش آخر نشیند بارها
دل پر اوسکے غم کے بوجھے هون تمام

هر گ گشت از خوئی بدنا سازگار
خو سے بد سے ناموافق جو هوا
دوستان بگریزند ازوی فرار
بھاگتے هین دوست اوس سے برملا

در بیان آنچه آدمی را شکست آرد

آدمی را چار چیز آرد شکست
توڑتی هین دل آدمی کا چیزین چار
با تو گویم گوش دار ای حق پرست
تجھسے کہتا هون مین سن رکھ هیر یار

دشمن بسیار و وام بی شمار
هو زیاده قرض اور دشمن هزار
جرم بیجد و عیال بیقطار
جرم بیحد لڑکے بالے بے شمار

وای مسکینی که غرق وام شد
حیف او سپر قرض مین ڈوبا جو هو
هر دمش از غصه خون آشام شد
وه پیے خون غم سے هر دم هان لو

هر که را بسیار باشد دشمنش
جسکے دشمن هون بهت سن ای جوان
خیره گردد هر دو چشم روشنش
دو نو آنکھین غم سے اندھی اوسکی جان

هر که را اطفال بسیارش بود
اور هون جسکے لڑکے بالے بیشمار
در زمانه زاری کارش بود
اوسکو دنیا مین رهے رونے سے کار

در بیان صفت زنان و صبیان

چار چیز ست از خطاها ای پسر
چار چیزین هین خطا کی یه تمام
گوش دارش با تو گویم سر بسر
کہتا هون مین یاد رکھ ای نیکنام

اول از زن داشتن چشم وفا
پہلے تو عورت سے امید وفا
ساده دل را بس خطا باشد خطا
بیوقوفون سے یه هوتی هے خطا

ایمنی ز ابله خطای دیگر ست
اور جاهل سے نڈر رهنا هے خطا
صحبت صبیان ازینها بدتر ست
ساتھ لڑکون کا یه سب سے هے برا

چارمی از مکر دشمن ایمنی
چوتھے دشمن سے نڈر رهنا ای غنی
کی کند دشمن بغیر از دشمنی
کب کرے دشمن سوا جز دشمنی

در بیان عطای حق

چار چیز است از عطاهای کریم
بخشش رب سے یہہ چیزین چار ہین
با تو گویم یاد گیرش ای سلیم
یاد رکھہ ای یار جو کہتا ہون مین

فرض حق اول بجا آوردن است
فرض خالق پہلے کرنا ہی ادا
والدین از خویش راضی کردن است
راضی رکھنا آپسے ماباپ کا

حکم دیگر چیست با شیطان جهاد
اور لڑا ئی ساتھہ شیطان کے ہی یار
چارمی نیکی بخلق نامراد
ساتھہ محتاجو نکے نیکی ہین یہہ چار

در بیان آنکه عمر زیاده کند

می فزاید عمر مرد از چار چیز
ہین بڑھاتی عمر کو چیزین یہہ چار
این نصیحت بشنو ای جان عزیز
یہہ نصیحت سن لے تو ای ہوشیار

اول آوردن بگوش آواز خوش
پیاری آوازونکا سننا پہلے جان
وانگهی دیدن جمال ماه وش
دیکھنا پھر خوبصورت کا پہچان

سوم آمد ایمنی بر مال و جان
تیسرے جب مال و جان سے ہو نڈر
می فزاید عمر مردم را از آن
عمر بڑھجاتی ہی ان سے ای پسر

آنکه کارش بر مراد دل بود
جو ہو خواہش دلکی وہ ہو جائے کام
در بقا افزونیش حاصل بود
ہو زیادہ زندگی حاصل تمام

در بیان آنکه عمر را بکاهد

عمر مردم را بکاهد پنج چیز
پانچ چیزین ہین گھٹاتی عمر کو
یاد دارش چون شنیدی ای عزیز
یاد رکھہ جو سن چکا ای نیکخو

شد یکی زان پنج در پیری نیاز
ایک تو محتاج ہونا بڈھے کا
پس غریبی وانگهی رنج دراز
دوسرے غم پھر سفر ہی تیسرا

هر که او بر مرده انداز نظر
اور جو کوئی ڈالے مردے پر نظر
عمر او بیشک بکاهد ای پسر
گھٹتی ہی عمر اوسکی بیشک ای پسر

پنجم آمد ترس و بیم از دشمنان
پانچوین بھی دشمنونسے ہو جو ڈر
عمر را اینها بمی دارد زیان
عمر اس سے بھی گھٹے ای پر ہنر

هر که او از دشمنان ترسان بود
جبکہ ہوئے دشمنو نسے ڈر کمال
کار او هر لحظه دیگر سان بود
ہر گھڑی ہوئے دگرگون اوسکا حال

از خدا ترس و مترس از دشمنان | کز ہمہ دارد خدایت در امان
ڈر خدا سے اور تو دشمن سے نہ ڈر | سب سے رب رکھے امان میں ای پسر

در بیان باعث زوال سلطنت

چار چیز آمد فنا در پادشاہ | با تو میگویم ولی دارش نگاہ
ہیں فنا در بادشاہی چیزیں چار | کہتا ہوں میں حفظ کر لے اسکو یار

اول اندر مملکت جور امیر | دیگران غفلت کہ باشد در وزیر
سلطنت میں پہلے تو ظلم امیر | دوسرے غفلت جو کرتا ہو وزیر

رنج شہ باشد خیانت در دبیر | بد بود گر قوتے یابد اسیر
چور منشی سے ہو شہ کو غم بڑا | گر ملے قیدی کو طاقت ہے برا

چون کند در ملک شہ میری ستم | بادشہ را زین سبب باشد الم
ملک شہ میں گر کرے حاکم ستم | بادشہ کو اس سبب سے بھی ہو غم

چون بود غافل وزیر بیخبر | ملک شہ از وی بود زیر و زبر
جب کہ ہو غافل وزیر بے خبر | ملک شہ میں تب تہلکے کا ہو ڈر

گر خلل در کاتب دیوان بود | عاقبت رنج دل سلطان بود
گر خلل ہو منشئی دیوان میں | ہو یہ غم آخر دل سلطان میں

گر اسیران را شود قوت پدید | در ولایت فتنہ ہا گردد جدید
قیدیوں کو جبکہ طاقت ہو و زور | ملک میں فتنہ اٹھے بڑھ جائے شور

چون صلاحت در وجود شہ بود | دست میران از ستم کوتہ بود
بادشہ کی نیک نیت ہو بسے جو | ظلم سے حاکم کا کوتہ ہاتھ ہو

گر نباشد واقف و دانا وزیر | بادشہ را زو بود رنج کثیر
جو نہو نایب کو دانش اور شعور | غم بہت ہو شاہ کو اس سے ضرور

گر ندارد شہ سیاست را بکار | ملک ویران گردد از ہر نابکار
اہلکاروں کو سزا جو دے نہ شاہ | ملک ناکاروں سے اسکا ہو تباہ

در بیان آنکہ ابرو بریزد

دور باش از پنج خصلت ای پسر | تا نریزد آبرویت در نظر
عادتیں ہیں پانچ انکو چھوڑ تو | تو بچاوے یار تیری آبرو

اولاً کم گوی با مردم دروغ — زانکہ گردی از دروغت بیفروغ

پہلے تو مت جھوٹھ بول ای پر شعور — جائے رونق جھوٹھ سے تیری ضرور

ہر کہ استیزہ کند با مہتران — آبروے خود بریزد بیگمان

جو بزرگوں سے ہے لڑتا جان تو — ہے گنواتا بیشک اپنی آبرو

پیش مردم ہر کہ را نبود ادب — گر بریزد آبرو نبود عجب

آگے لوگوں کے نہو جسکو ادب — آبرو کھوئے تعجب اسمین کب

از سبکساران مباش ای نیکخوی — کز سبکساری بریزد آبروی

اور ہلکا پن نکر ای پرہیز — ہلکے پن سے آبرو جائے عزیز

ای پسر با مہتران کمتر ستیز — وز حماقت آبروی خود مریز

اور بزرگوں سے لڑائی کر نہ تو — بیوقوفی سے گنوا مت آبرو

گر بعالم آبروے بایدت — دائما خلق نکو می بایدت

چہتا ہے دنیا مین جو تو آبرو — نیک عادت رکھ ہمیشہ اپنی تو

ہر کہ آہنگ سبکساری کند — ز آبروی خویش بیزاری کند

قصد ہلکے پن کا مت کر پر شعور — اسمین تیری آبرو جائے ضرور

جز حدیث راست با مردم مگوی — تا نگردد آبرویت آب جوی

بات سچی بول مت کہہ جھوٹ تو — تو نہو گدھے کا پانی آبرو

از خلاف و از خیانت باش دور — تا بود پیوستہ در روی تو نور

دشمنی سے اور چوری سے ہو دور — نور ہے منہہ پر تیرے ہر وقت نور

گر ہمیخواہی کہ گویندت نکو — ای برادر ہیچکس را بد مگو

نیک تمکو سب کہین گر یہہ چہو — تم برا ہرگز کسیکو مت کہو

تا نباشی در جہان اندوہگین — از حسد در روزگار کس مبین

تو غم دنیا نہو ای نیک نام — ڈاہ سے مت دیکھہ تو لوگونکے کام

در بیان آنکہ آبرو بیفزاید

می فزاید آبرو از پنج چیز — با تو گویم بشنو ای اہل تمیز

پانچ چیزون سے ہے بڑھتی آبرو — تجھسے مین کہتا ہون سن اے یار تو

در سخاوت کوش گر داری غنا — تا فزاید آبرویت از سخا

کرلے بخشش گر ہو رکھتا مال تو — تو بڑھے بخشش سے تیری آبرو

بردباری و وفاداری گزین
برد باری اور وفا کرلے قبول
ہر کہ او با خلق بخشاید ہمے
جو کوئی کرتا ہی بخشش خلق پر
چون بکار خویش حاضر بودہ
کار بار اپنے مین حاضر جب رہا
از سخاوت آبرو افزون شود
آبرو بخشش بڑھاوے ای سخی
ہر کہ را بر خلق بخشایش بود
خلق پر بخشش اگر کوئی کرے
باش دایم بردبار و با وفا
رہ ہمیشہ بردبار و باوفا
تا بماند رازت از دشمن نہان
بھید دشمن سے چھپایا گر رہو
تا نگردی پیش مردم شرمسار
تو نہ تو شرمندہ آگے سب کے ہو
ای برادر پردۂ مردم مدر
تو نہ پردہ کھول بھائی اور کا
با ہوای دل مکن زنہار کار
ہو جو خواہش دل کی اُس پر تو نچل
تا زبانت باشد ایخواجہ دراز
جب پڑے لپکا زبان کو کھانے پر
قدر مردم را شناس ای محترم
عزت اوروں کی تو پہچانیگا جب
ہر کہ را قدری نباشد در جہان
جسکی عزت ہو نہ دنیا مین ذرا
از قناعت ہر کہ را نبود نشان
ہو نہ جسکو صبر سے کچھ بھی نشان

زانکہ آب روی افزاید ازین
آبرو اس سے زیادہ ہو حصول
بیشک آب روی افزاید ہمی
آبرو بڑھتی ہی بیشک ای پسر
آبروی خویش را افزودہ
آبروی اپنی تو نے تب بڑھا
وز بخیلی بجہد ملعون شود
ہوئے کنجوسی سے جاہل لعنتی
آبروی او و را فزایش بود
آبرو اُسکی سدا بڑھتی رہے
تا بروی خویش بینی صد ضیا
منہہ کو اپنے دیکھے روشن تو سدا
سرّ خود با دوستان کمتر رسان
بھید اپنا دوست سے بھی کم کہو
آنچہ خود نہادہ باشی بر مدار
کر خیانت مت امانت مین ہو جبر
تا ندرّد پردہ ات شخصے دگر
تو نہ کھولے اور بھی پردہ ترا
تا نیارد پیش پشیمانیت بار
تو نہ پائے تو پشیمانی کا پھل
دست کوتہ دار و ہر جانب متاز
ہاتھ کھینچ اور ہر طرف دوڑا نکر
تا شناسد دیگرے قدری تو ہم
قدر تیری لوگ پہچانے گے تب
زندہ مشمارش کہ ہست از مردگان
اوسکو زندہ جان مت وہ ہی مرا
کی تونگر سازدش مال جہان
مال دنیا سے تونگر ہو کہان

بر عدوی خویش چون یابی ظفر
جیت جاوے اپنے دشمن سے تو گر

عفو پیش آر و ز جرمش درگذر
بخش اسکو جرم سے کر درگذر

دایما می باش از حق ترسگار
رہ سدا ڈر تا تو اپنے رب سے یار

نیز باش از رحمتش امیدوار
اسکی رحمت سے بھی رہ امیدوار

با تواضع باش و خو کن با ادب
عاجزی سے اور ادب سے رہ سدا

صحبت پرہیزگاران می طلب
صحبت پرہیزگاران چاہو سدا

بردباری جوی و بی آزار باش
بردباری کر کسیکو مت ستا

تا که گردد در هنر نام تو فاش
عقل مین مشہور تو ہو جائیگا

صبر و علم و حلم تریاق دلند
زہر مہرہ علم و حلم صبر جان

حرص و بغض و کینه زهر قاتلند
حرص و بغض و دشمنی کو زہر مان

همچو تریاقند دانایان دهر
زہر مہرہ عقلمند ونکو پہچان

قاتلند ای خواجه نادانان چو زهر
زہر قاتل بیوقوفونکو تو جان

مردم از تریاق می یابد نجات
آدمی تریاق سے پاوین نجات

خود کسی از زهر کی یابد حیات
زہر سے ہرگز نہین ملتی حیات

فخر جمله عقلها نان دادنست
دینا ہر روٹی کا سب سے بڑھکے کار

در بروی دوستان بگشادنست
کھولنا یارون پہ دروازے کا بار

گرچه دانا باشی و اهل هنر
گرچہ ہو تجھین ہنر اور عقل ہو

خویش را کمتر ز هر نادان شمر
بیوقوفون سے بھی کم جان آپکو

دربیان علامت نادان

شد دو خصلت مرد نادان را نشان
عادتین دو جانو تم نادانون کی

صحبت صبیان و رغبت با زنان
عورتونکی چاہ و صحبت لڑکون کی

دربیان صفت زندگانی

ناخوشی در زندگانی ای ولید
زندگی مین رنج و غم ای پر شعور

مرد را از خوی بد گردد پدید
خوئے بد سے آدمی کو ہو ضرور

آنکه نبود مرد را فعل نکو
کام مین جس شخص کے اچھے نہین

مرده میدانش که نبود زنده او
اوسکو زندہ جانو مردہ ہی کہین

ہر کہ گوید عیب تو اندر حضور
عیب تیرے تجکو جو کوئی بتاے
مینماید راہت از ظلمت بنور
نور تجکو رہ اندھی سے دیکھاے

مر ترا ہر کس کہ باشد رہنمای
راہ تجکو جو کوئی دیوے بتا
شکر آدمی باید آوردن بجای
شکر اُسکا چاہیے لانا بجا

مر خردمندان عالم را شناس
خاص دنیا مین ہنرمند ونکو مان
خلق نیکو شرم نیکو تر لباس
نیک خو کپڑے حیا کے نیک جان

حال خود را از دو کس پنہان مدار
تو نہ دو شخصون سے حال اپنا چھپا
از طبیب حاذق و از یار غار
ایک یار غار اور دوسرا جو دے دوا

تا صواب کار بینے سربسر
کام اچھے جس مین دیکھے سربسر
بر مراد خود مکن کاری پسر
خواہش اپنی پر نہ کر کام اے پسر

تا توانی با زنان صحبت مجوی
عورتون مین بیٹھ مت اے پر تمیز
راز خود را نیز با ایشان مگوی
کہہ نہ اُنسے بھید اپنا اے عزیز

آنچہ اندر شرع باشد ناپسند
شرع مین جو کچھ کہ ہووے ناپسند
گرد او ہرگز مگرد ای ہوشمند
گرد اُسکے تو نہ پھر اے ہوشمند

ہرچہ را کردست حق بر تو حرام
جو خدا نے کردیا تجپر حرام
دور دار از خود کہ باشی نیکنام
دور رکھ اپنے سے تو ہو نیکنام

چونکہ روزی بر تو بکشاید خدای
جب خدا نے تجپہ روزی کھولدی
دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
دل کھلا رکھ اور نہ رکھ ہرگز تنگی

تازہ روی وخوش سخن باش ای اخی
ہنسنی پیشانی رہ اور کہہ میٹھی بات
تا بود نام تو در عالم سخی
تو سخی دنیا مین ہو اے نیکذات

بر مخور اندوہ مرگ ای بوالہوس
موت کا ہرگز نہ کھا غم اے عزیز
چونکہ وقت آید نگردد پیش وپس
وہ نہ آگے ہو نہ پیچھے کر یقین

دل ز غل وغش ہمیشہ پاک دار
صاف دل ہو میل سے چھوڑ اے پسر
تا توانی کینہ در سینہ مدار
ہو سکے سینے سے کینہ دور کر

تکیہ کم کن خواجہ بر کردار خویش
کم بھروسا کر تو اپنے کام پر
دل بنہ بر رحمت جبار خویش
رکھ نظر تو رحمت غفار پر

بہترین چیزہا خلق نکوست
سب سے بہتر عادت اچھی ہے پسر
خلق خلق نیک را دارند دوست
خلق سے ہو خلق تیری دوست تر

رو فزو تر باش دایم ای خلف | کین بود آرایش اہل سلف
جا ہمیشہ سے کم رہ ای پسر | ہی یہی اگلوں کی خوبی سر بسر
آنکہ باشد در کف شہوت اسیر | گرچہ آزادست اورا بندہ گیر
ہاتھ میں شہوت کے جو قیدی ہوا | گرچہ ہو آزاد جانو ہی بندا
گر تو بینی ناکسے را دستگاہ | حاجت خود را ازو ہرگز مخواہ
بے تمیزوں کو جو دیکھے دسترس | حاجت اپنی کی نہ رکھ اُنسے ہوس
بر در ناکس قدم ہرگز مسپر | ور بہ بینے ہم مپرس ازوی خبر
بد مزاجوں کے نہ دروازے پہ جا | بات مت پوچھ اونکی گر مل بھی گیا
تا توانے کار را بلہ را مساز | کار فرمایش ولے کمتر نواز
ہو سکے جب تک نہ کر احمق کا کار | کام لے اُس سے پہ کم کر اُسکو پیار

دربیان احتراز از دشمنان

از دو کس پرہیز کن ای ہوشیار | تا نہ بینی نکبتی از روزگار
رہ تو دو شخصوں سے دور ای ہوشیار | تو نہ دیکھے بدبختی نہ تو دنیا سے یار
اول از دشمن کہ او استیزہ روست | وانگہے از صحبت نادان دوست
پہلے دشمن سے کہ لڑتا ہی ضرور | اور ہو نادان دوست کی صحبت سے دور
خویش را از نزد دشمن دور دار | یار نادان را ز خود مہجور دار
آپکو تو دشمنوں سے دور کر | یار نادان کو جدا رکھ ای پسر
ای پسر کم گوی با مردم درشت | ور بگوئی از تو گردانند پشت
بات کوئی کہہ نہ تو لوگو نسے سخت | گر کہے پھیریں وہ پیٹھ ای نیک بخت
بہترین خصلت رادانی کراست | آنکہ داد انصاف و انصاف نخواست
جانتا ہی نیک عادت کسکی ہو | کرکے انصاف اور نہ چاہے وصف جو
چون حدیث خوب گوئی با فقیر | بہ بود زانش کہ پوشانی حریر
بات اچھی کہہ گداون سے سدا | اس سے بہتر ہی کہ دے اطلس اڑھا
خشم خوردن پیشۂ ہر سرورست | تلخ باشد و ز شکر شیرین ترست
غصے کا کھانا بزرگوں کا ہی کار | ہی تو کڑوا میٹھا پر شکر سے یار
ہر کہ با مردم نسازد در جہان | زندگانی تلخ دارد بیگمان
جو نہ لوگوں سے ملاپ اپنا رکھے | زندگانی اپنی وہ کڑوی کرے

آنکه شوخ است و ندارد شرم نیز
شوخ ہے اور شرم بھی جسکو نہین
دان که او ناپاک زاد است ای عزیز
جان وہ بدذات ہے کر تو یقین

از ملامت تا بمانی در امان
تو ملامت سے نڈر رہ جاے تو
باش دایم ہمنشین با زیرکان
عقلمند ون کے سدا رہ روبرو

در بیان آنکه خواری آورد

ہشت خصلت آورد خواری بروی
آٹھ خوئین منھ پہ ذلت لائین یار
با تو گویم گر ہمی گوئی بگوی
کہہ جو کہہ تو مین کہون ای ہوشیار

اول آن باشد که مانند مگس
پہلے اسکو مثل مکھی کے پہچان
مرد ناخوانده شود مہمان کس
بن بلائے ہو کسیکا مہمان

ہر که او مہمان کس ناخوانده شد
بن بلائے جو کہ مہمان جائیگا
نزد مردم خوار و زار و رانده شد
خوار ہوکر سب سے دھکے کھائیگا

دیگر آن باشد که نادانی رود
دوسرا وہ ہے کہ جاکر بدچلن
کدخدائی خانۂ مردم شود
غیر کے گھر کا جو مالک جاے بن

کار کردن بر حدیث آن دو مرد
ایسے دو شخصونکا پھر کرنا کہا
گز سر جہل‌اند دایم در نبرد
بیوقوفی سے جو لڑتے ہین سدا

ہر که بنشیند زبردست صدور
جاکے بیٹھے غیر کے مسند پہ جو
گر رسد خواری بروی نیست دور
دور کب ہے پہ جو ذلت اسکی ہو

نیست جمعی را جو بر قول تو گوش
اور جو سنتے نہین تیرا کہا
صد سخن گر باشدش یکسر بپوش
گر ہون سو باتین تو اُنسے تو چھپا

حاجت خود را مگو با دشمنان
کہہ نہ تو دشمن سے جو درکار ہو
زین بتر خواری نباشد در جہان
ذلت اس سے بڑھکے کیا ہے یار ہو

از فرومایه مراد خود مجوی
مطلب اپنا مت طلب کر شوم سے
تا نیاید مر ترا خواری بروی
تو نہ خواری اور ذلت ہو تجھے

با زن و کودک مکن بازی ہلا
ہان نہ لڑکون عورتون سے کھیل تو
تا نگردی خوار و زار و مبتلا
تو نہ پھنس جاے و جاے آبرو

در بیان زندگانی خوش

در جهان شش چیز می آید بکار
یہہ چھ چیزین آتی ہین دنیا مین کام

خوش بود یار موافق در جہان
یار اچھا ہو موافق بے گمان

ہر سخن کان راست گوئی در ست
وہ کلام اچھا جو سچ تو نے کہا

آنچہ از راست عالم در بہاش
جسکی قیمت ایک عالم بھی ہی کم

دشمن حق را نباید داشت دوست
دشمن حق کو نہ رکھہ تو دوستدار

عیب کس با او نمی باید نمود
تو کسی کا عیب مت کھول اے عزیز

از خدا خواہ آنچہ خواہی ای پسر
مانگ رب سے جو تجھے درکار ہو

بندگانرا نیست ناصر جز اللہ
ہی مددگار اپنے بندون کا خدا

آنکہ از قہر خدا ترسد بسے
جو کوئی ڈرتا ہی قہر رب سے جان

از بدی گفتن زبان اہر کہ بست
جسنے روکی بد کلامی سے زبان

اولا یار و طعام خوشگوار
پہلے تو یار اور جو بعدہ تا ہو طعام

باز تخت و مے کہ باشند مہربان
پھر وہ مالک ہو جو تجپر مہربان

بہ ز دنیا زانکہ در وی نفع نیست
اسمین تجکو نفع دنیا سے سوا

عقل کامل دان تو زو دلشاد باش
عقل پوری جان اور خوش رہ مدام

بازگشت جملہ چون آخر بدوست
سب پھرین حق کی طرف آخر کو یار

زانکہ بنود ہیچ تخمے بے غدود
جیسے بن گوشت کب ہو کر تمیز

نیست در دست خلایق خیر و شر
نیک و بد کی خلق کب مختار ہو

یاری از حق خواہ و از غیر ش مخواہ
غیر سے مت چاہو مدد رب کے سوا

بیگمان ترسند از وی ہر کسے
سب کوئی ڈرتا ہی اُس سے بیگمان

کرد شیطان لعین را زیر دست
زیردست اُسنے کیا شیطان کو جان

دربیان آنکہ اعتماد را نشاید

کس نیابد پنج چیز از پنج کس
پانچ چیزین پانچ سے ملتی نہین

نیست اول دوستی اندر ملوک
دوستی پہلے تو شاہو نمین نہین

سفلہ را با مروت ننگری
اور مروت سفلو نسے دیکھے نہ تو

یاد گیر از ناصح ای صاحب نفس
یاد رکھہ ایسی نصیحت ہی کہین

این سخن باور کنند اہل سلوک
بات سچی جانتے ہیہ اہل یقین

ہیچ بدخوی نیابد بہتری
ہو بزرگو نکو نہ بدخوئی کی خو

ہر کہ بر مال کسان دارد حسد
ڈاہ جو لوگون کی دولت پر رکھے
بوی رحمت بر دماغش کی رسد
رحمت رب کا مزہ وہ کب چکھے

آنکہ کذابست ومیگوید دروغ
جھوٹھا ہو کر بات جھوٹھی بولنی
نیست او را در وفاداری فروغ
ہی نہین اُسمین وفا کی روشنی

در بیان نصیحت وخیر اندیشی

ہر کہ را سہ کار عادت باشدش
عادتین ہون تین کام و نکی جسے
در جہان بخت وسعادت باشدش
جا نو دنیا مین نصیبے ور اُسے

اولا گر بیند او عیب کسان
وہ جو دیکھے عیب لوگونکے مگر
در ملامت ہیچ نکشاید زبان
کچھ نہین کرتا ملامت جان کر

ہر کہ را بینے براہ ناصواب
دیکھ جسکو بدرویہ ناصواب
سر براہش آر تا یابی ثواب
راہ پر لا اُسکو تو پاوے ثواب

زحمت خود را ز مردم دور دار
درد اپنا دور رکھ تو اور سے
بار خود بر کس میفگن زینہار
اپنا بوجھا ڈال مت سر اور کے

در بیان تسلیم

گر ہمیخواہی کہ باشی رستگار
ہو خلاصی تیری چاہتا ہی اگر
رخ مگردان ای برادر از سہ کار
پھیر مت منہ تین کامونسے پسر

اولا دیدن بود حکم قضا
پہلے تو ہی دیکھنا حکم قضا
بعد از آن جستن بجان و دل رضا
بعد اُسکے ڈھونڈہنا دلسے رضا

چیست سوم دور بودن از جفا
ظلم سے رہ دور یہ ہی تیسرا
ہر کہ این دارد بود اہل صفا
ہون یہ جسمین ہی وہی مرد خدا

ہر کہ دارد دانش وعقل وتمیز
جو سمجھ رکھتا ہی اور عقل وتمیز
جز براہ حق نبخشد ہیچ چیز
غیر راہ حق ندے وہ کوئی چیز

صدقہ کالودہ گردد با ریا
مکر سے جس شخص نے خیرات کی
کے بود آن خیر مقبول خدا
وہ نہین مقبول حق ہوتی کبھی

گر عمل خالص نباشد ہمچو زر
کام خالص ہون نہ جسکے مثل زر
قلب را ناقد نیارد در نظر
کھوٹے پر صراف ڈالے کب نظر

تا توانگر باشی اندر روزگار
اے پسر تب ہو غنی دنیا مین تو
نفس را از آرزوها دور دار
چھوڑ خواہش نفس کی اے نیکخو

در بیان کرامت حق

چار چیز ست از کرامتهاے حق
چار چیزین بخشش حق ہین پسر
یاد دارش چون زمن گیری سبق
یاد رکھ مجھسے سبق پڑھتا ہے گر

اولاً صدق زبانت در سخن
بات کے کہنے مین رکھ سچی زبان
وانگہے حفظ امانت فہم کن
پھر امانت کی حفاظت دلسے جان

پس سخاوت ہست از فضل اله
پھر سخاوت ہے بڑا افضل اله
فضل حق دان و نظر داری نگاه
فضل رب جان اور اُسکو رکھ نگاه

تا توانی دور باش از سود خوار
سود خوار و نسے رہا کر یار دور
زانکه ہست از دشمنان کردگار
ہین یہ دشمن رب کے اے اہل شعور

ہر کرا حق داده باشد این چہار
جسکو دین ہین حق تعالے نے یہ چار
باشد آنکس مومن و پرہیزگار
ہے وہ ایماندار اور پرہیزگار

پیش مردم ہر کہ راز ت کرد فاش
کہدے تیرے بھید کی لوگونسے بات
ہمدم آن ابلہ باطل مباش
ایسے احمق جھوٹے کو تو رکھ نہ سات

ہر کہ باشد مانع عشر و زکواة
جو کوئی ہے روکتا عشر و زکواة
وانکه غافل وار بگذارد صلوة
اور ادا کرتا ہے غفلت سے صلواة

پر حذر باش از چنان کس زینہار
ایسے شخصونسے سدا پرہیز کر
تا نسوزد مر ترا آسیب نار
تو نہ ہو سوختہ نار کا ہوا اے پسر

در بیان فرو خوردن خشم

لذت عمرت اگر باید بدهر
زندگی کا تو مزہ چہتا ہے گر
باش دایم بر حذر از خشم و قہر
قہر و غصے سے سدا پرہیز کر

چون نه گردد خلق با خوی تو راست
لوگ ہون جو تیری عادت کے خلاف
گر بجوئی مردمان سازی دراست
رہ موافق اُنکے تو اے مرد صاف

اے برادر تکیه بر دولت مکن
مال و دولت کا بھروسا تو نہ کر
یاد دار از ناصح خود این سخن
یاد رکھ جو دے نصیحت اے پسر

سود نکند گر گریزی از قضا
بھاگ مت ہرگز اگر آوے قضا
ہرچہ می آید بدان میدہ رضا
جو کچھ آوے رکھ اسی پر تو رضا

زانچہ حاصل نیست دل خورسند دار
جس سے حاصل کچھ نہین دل شاد رکھ
گوش دل را جانب این پند دار
دل سے سنکر یہہ نصیحت یاد رکھ

ہرکہ او با دوستان یکدل بود
دوستون سے جو کوئی یکدل ہوا
جملہ مقصود دلش حاصل بود
سب دلی مطلب اسے حاصل ہوا

در بیان جہان فانی

در جہان دانی کہ باشد معتبر
معتبر دنیا مین کیا ہے جان تو
آنکہ او را باک نبود از خطر
ڈر نہو جسکو اسے پہچان تو

کم کند با کس وفا این روزگار
کم کسی سے کرتی ہے دنیا وفا
جور دارد دستش با مہر کار
ہے نہین الفت مگر جور و جفا

آنکہ با تو روز غم بودست یار
رنج مین جو کوئی رکھے تجھسے ساتھ
روز شادی ہم بپرسش زینہار
دن خوشی کے بھی تو اسکی پوچھ بات

روز نعمت گر تو پروازی بکس
تو اگر دیگا کسی کو مال و زر
روز محنت باشدش فریاد رس
رنج کے دن کام آوے وہ بشر

چون بیابی دولتی از مستعان
پاوے دولت تو مددگار و نسے گر
اندر آن دولت بپرس از دوستان
مشورہ یار و نسے اسی دولت مین کر

مر ترا ہر کس کہ یار غم بود
غم مین ہوگا جو مددگار اے پسر
چون رسد شادی بجان ہمدم بود
ہو وہی یار خوشی آوے اگر

در بیان معرفت اللہ

معرفت حاصل کن ای جان پدر
کر لے حاصل معرفت تو اے پسر
تا بیابی از خدای خود خبر
تو خدا اپنے سے پاوے تو خبر آگاہی

ہرکہ عارف شد خدای خویش را
اپنے رب کا جو کوئی عارف ہوا
در فنا بیند بقای خویش را
موت مین ہے زندگی وہ دیکھتا

ہرکہ او عارف نباشد زندہ نیست
جو نہ عارف ہوا سے زندہ نہ جان
قرب حق را لایق دار زندہ نیست
قرب حق کے لایق ہکو مت پہچان

هر که او را معرفت حاصل نشد
معرفت حاصل نہین جس شخص کو
هیچ با مقصود خود واصل نشد
اُسکا کچھ مطلب کبھی حاصل نہو

نفس خود را چون تو بشناسی ولا
آپ کو اے دل اگر پہچانے گا
حق تعالی را بدانے با عطا
تب کریم اپنے خدا کو جانے گا

عارف آن باشد که باشد حق شناس
ہے وہی عارف جو لے حق کو پہچان
هر که عارف نیست گردنا سپاس
جو نہین عارف اُسے ناشاکر جان

هست عارف را بدل مهر و وفا
دل مین عارف کے ہے الفت اور وفا
کار عارف جمله باشد با صفا
کام سب عارف کے ہوتے ہین صفا

هر که او را معرفت بخشد خدای
جس کسیکو معرفت بخشے خدا
غیر حق را در دل او نیست جای
غیر حق کے وہ نہ سمجھے دوسرا

نزد عارف نیست دنیا را خطر
پاس عارف کے نہین دنیا کی چاہ
بلکه بر خود نیستش هرگز نظر
اپنے اوپر بھی نہین کرتا نگاہ

معرفت فانی شدن روی بود
معرفت کیا ہے فنا فی اللہ ہے
هر که فانی نیست عارف کی بود
جو نہین فانی نہین آگاہ ہے

عارف از دنیا و عقبی فارغ است
چھوڑے دنیا اور عقبی عارف آپ
زانچه باشد غیر مولی فارغ است
غیر خالق کے نہ دیکھے وہ ملاپ

همت عارف لقاے حق بود
خواہش عارف ہو دیدار خدا
زانکه در حق فانی مطلق بود
کیونکہ وہ حق مین ہے مطلق فنا

در بیان مذمت دنیا

با چه ماند این جهان گویم جواب
کیا ہے دنیا اسکی کہتا ہون مثال
آنکه بیند آدمی چیزی بخواب
جسطرح دیکھے کوئی خواب و خیال

چون شوی بیدار از خواب ای عزیز
سوتے سے جب جاگ پڑا تو اے عزیز
حاصلی نبود ز خوابت هیچ چیز
خواب سے حاصل نہو پھر کوئی چیز

هم چنین چون زنده افتاد و مرد
یون ہین جب زندہ گرا اور مرگیا
هیچ چیزی از جهان با خود نبرد
وہ نہین کچھ لیگیا ساتھ اپنے نیا

هر کرا بود دست کردار نکو
جس کسیکے کام اچھے ہون پہچان
در ره عقبی بود همراه او
راہ عقبی مین وہ اُسکے ساتھ جان

اینجہان را چون زنی دان خوبروے ہی یہہ دنیا ایک عورت حسن دار	خویش را آرایداندرچشم شوی دو لھے کو دکھلاتی ہی اپنا سنگار
مرد رامی پروردا اندرکنار پالتی ہی مردکو گودی ہین یار	مکروشیوہ می نمایدبے شمار نازو نخرے کرتی ہی وہ بیشمار
چون بیابد خفتہ شوہر ناگہان پاے سوتا مرد کو وہ جس گھڑی	بیگمان سازد ہلاکش آنزمان مارڈالے اُسکو بیشک اُس گھڑی
بر تو باید ای عزیز پرہیز چاہیے ہی تجکو بہائی پرہیز	کز چنین مکارہ باشی پرحذر ایسی مکارہ سے تو پرہیز کر

دربیان ورع

در ورع ثابت قدم باش ای پسر رکھ قدم ثابت ورہ پرہیزگار	گر ہمیخواہی کہ گردی معتبر معتبر ہونا اگر چہتا ہی یار
خانۂ دین گردد آباد از ورع گھر ہی بستا دین کا پرہیز سے	لیک میگردد خرابے از طمع وہ اُجڑ جاتا ہے لالچ سے ولے
ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق علم سے پرہیز سے جو لے سبق	دور باید بودنش از غیر حق دور ہو جاوے وہ سب سے غیر حق
ترسگاری از ورع پیدا شود ہوتا ہی خوف خدا پرہیز سے	ہر کہ باشد بی ورع رسوا شود چھوڑے جو پرہیز رسوائی ملے
با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست سچے دل سے جو ہوا پرہیزگار	جنبش و آرامش از بہر خداست واسطے رب کے اُٹھے بیٹھے وہ یار
آنکہ از حق دوستی دارد طمع رکھے لالچ دوستی کا حق سے جو	در محبت کاذبش دان بی ورع دوستی جہوٹے جو بے پرہیز ہو

دربیان تقوے

چیست تقوی ترک شبہات حرام کیا ہی تقوی چھوڑنا شک ور حرام	از لباس و از شراب و از طعام کپڑے یا پینے کی چیزین یا طعام
ہر چہ افزون است اگر باشد حلال جو زیادہ ہو اگرچہ ہو حلال	نزد اصحاب ورع باشد وبال جو ہین تقوے والے وہ سمجھین وبال

چون ورع شد یار با علم و عمل
ساتھہ تقوے کے ہون گر علم و عمل

حسن اخلاص ترا ناید خلل
تب نہو اخلاص مین تیرے خلل

ناگہان ای بندہ گر کردی گناہ
جو اچانک تو کرے کوئی گناہ

توبہ کن در حال و عذر آن بخواہ
توبہ کر جلد اور ہو اُسکا عذر خواہ

چون گناہ نقد آمد در وجود
جو ہوا نقد گناہ اب ای جہول

توبہ نسیہ ندارد ہیچ سود
توبہ جائے بھول پھر کیا ہو حصول

در انابت کاہلی کردن خطاست
ترک بدکاری مین سستی ہی خطا

بر امید زندگی کان بیوفاست
آسرا کیا زندگی ہی بیوفا

در بیان فواید خدمت

تا توانی ای پسر خدمت گزین
ہو سکے خدمت تو کر ای نیک خو

تا شود اسپ مرادت زیر زین
تو چڑھے امید کے گھوڑے پہ تو

بندہ چون خدمت مردان کند
جو کوئی خدمت کرے مردوں کی گر

خدمت او گنبد گردان کند
اُسکا خادم آسمان ہو ای پسر

بہر خدمت ہر کہ بر بندد میان
واسطے خدمت کے جو باندھے کمر

باشد از آفات دنیا در امان
وہ بلیات جہان سے ہو نڈر

ہر کہ پیش صالحان خدمت کند
نیکمردون کی کوئی خدمت کرے

ایزدش با دولت و حرمت کند
اُسکو رب حرمت دے اور دولت پھر

خادمان را ہست در جنت مآب
خادمونکو ملتی ہے جنت شتاب

روز محشر بیحساب و بی عقاب
حشر کے دن بیحساب اور بے عذاب

خادمان باشند اخوان را شفیع
بخشوائیں بھائیون کو خدمتی

جاہ ایشان در جہان باشد رفیع
اونچا رتبہ اُنکا ہو عزت بڑی

گرچہ خادم عاصی و مفلس بود
خدمتی گر ہی گنہگار اور غریب

بہتر از صد عابد ممسک شود
زاہد ممسک سے بہتر ای حبیب

مید ہد ہر خادمے را مستعان
دیتا ہی ہر خدمتی کو حق شتاب

اجر و مزد صایمان و قایمان
روزہ دارون اور نمازی کا ثواب

بہر خدمت ہر کہ بر بندد کمر
جو کمر کس کر کرے خدمت سنبھل

از درخت معرفت یابد ثمر
معرفت کے پیڑ کا پائے وہ پھل

ہر کہ خادم شد جنانش میدہند	ہم ثواب غازیانش میدہند
جو کرے خدمت ملے جنت اُسے	غازیون کا بھی ثواب اُسکو ملے

در بیان صدقہ

تا امان باشی ز قہر کردگار	صدقہ میدہ در نہان و آشکار
تو نڈر رہو تو خدا کے قہر سے	صدقہ دے تو ظاہری یا چھپ کے دے
صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ	تا بلاہا از تو گردانند اِلٰہ
دے سویرے صبح کو صدقہ سدا	تو بلا مین پھیر دے تجھسے خدا
ہر کہ اورا خیر عادت می شود	ہمچنان عمرش زیادت می شود
خیر کرنے کی جسے عادت پڑی	اُسکی ہنیگ عمر ہوتی ہی بڑی
آنکہ نیکی میکند در حق ناس	بہترین مردمان اورا شناس
جو کرے لوگون سے نیکی لے پہچان	سب سے اچھا آدمی تو اُسکو جان
آنکہ ازوی ہست مردم را ضرر	درمیان خلق نبود زو بتر
جو کوئی لوگون سے کرتا ہی بدی	اُس سے دُنیا مین نہین بد آدمی
دین ندارد ہر کہ نبود ترسگار	نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار
جو نہین ڈرتا ہی حق سے اے عزیز	کچھ نہین ہی عقل ہی وہ بے تمیز
باورع باش اے پسر گر مومنی	کافری از قہر حق گر ایمنی
ہی اگر مومن تو رہ پرہیزگار	ہی جو بے ڈر حق سے تو کافر ہی یار
ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست	ہر کہ را نبود حیا احسانش نیست
کب ہو مومن جو نہین پرہیزگار	بے حیا کو ہوئے کب احسان سے کار
توبہ نبود ہر کہ را توفیق نیست	حق نہ بیند ہر کہ را تحقیق نیست
ہی جو بے توبہ وہ بے توفیق ہی	حق کو کب دیکھے جو بے تحقیق ہی

در بیان تعظیم مہمان

ای برادر میہمان را نیک دار	ہست مہمان از عطای کردگار
کر تو خاطر جو تیرا مہمان ہی	کیونکہ مہمان بخشش رحمان ہی
میہمان روزی بخود می آورد	پس گناہ میزبان را می برد
روزی اپنے ساتھ مہمان لاتا ہی	پھر گناہ میزبان لے جاتا ہی

هر که را جبار دارد دشمنش — باز دارد میهمان از مسکنش
جسکو دشمن رکھتا ہے رب جلیل — پھیرے مہمان کو وہ گھر سے ای خلیل

ای برادر دار مهمان را عزیز — تا بیابی عزت از رحمان تو نیز
بھائی میرے رکھ تو مہمان کو عزیز — تو بھی پاوے رب سے عزت کر تمیز

مومنے کو داشت مهمان را نکو — حق کشاید باب جنت را برو
وہ جو مومن خاطر مہمان کرے — کھولدے حق اوسپہ جنت کے در

هر کرا شد طبع از مهمان ملول — از وی آزرده خدا و هم رسول
جو کوئی مہمان سے رنجیدہ ہوا — رب خفا اوس سے رسول رب خفا

بنده کو خدمت مهمان کند — خویش را شایستهٔ رحمان کند
جو کہ بندہ خدمت مہمان کرے — آپکو وہ لایق رحمان کرے

هر که مهمان را بروی تازه دید — از خدا الطاف بی اندازه دید
جو کہ دیکھے ہو کے خوش مہمان کو — دیکھا اوسنے بخشش رحمان کو

از تکلف دور باش ای میزبان — تا گرانی نبودت از میهمان
رہ تکلف سے تو دور ای میزبان — تو نہ کھلجائے تجھے وہ میہمان

میهمان را ای پسر اعزاز کن — گر بود کافر برو در باز کن
عزت مہمان کر اے پرتمیز — آنے دے کافر بھی گر ہو ای عزیز

هست مهمان از عطاهای کریم — هر که زو پنهان شود باشد لئیم
میہمان تو بخشش قدوس ہے — جو چھپے اوس سے بڑا کنجوس ہے

معرفت داری گره بر زر مبند — چون رسد مهمان برویش در مبند
باندھ مت رکھ زر اگر ہے معرفت — آئے گر مہمان تو کر در بند مت

خیز و بر خوان کسی مهمان مشو — چون رسد مهمان ازو پنهان مشو
اوٹھ کسیکے خوان پر مہمان نہو — آوے گر مہمان تو تو پنہان نہو

هر که مهمان را گرامے میکند — کوششی در نیکنامی میکند
جو بزرگی کرتا ہے مہمان کی جان — ہے وہ کوشش نیکنامی کی پہچان

هر که مهمانت شود از خاص و عام — پیش او می باید آوردن طعام
خاص ہو مہمان تیرا یا ہو وہ عام — آگے اوسکے چاہیئے لانا طعام

زانچه داری اندک و بیش ای پسر — برد باید پیش درویش ای پسر
ہو جو تھوڑا یا بہت کچھ بھی اگر — آگے لیجا تو گدا کے ای پسر

نان بده بر جایعان بهر خدا
کھانا رب کے واسطے بھوکھون کو دے
تا دهندت در بهشت عدن جای
تو جگه فردوس بہشت مین تجکو ملے

با تن عور آنکه بخشد جامه
جو کوئی ننگے کو کپڑے دے پہنا
حق دهد او را ز رحمت نامه
اُسکو دے فرمان بخشش کا خدا

هر که ثوبی با تن عوری دهد
دے کے کپڑا جو کوئی ننگے کو دے
در دو عالم ایزدش نوری دهد
دونو عالم مین خدا دے نور اُسے

گر برآری حاجت محتاج را
کام تو محتاج کا کردے اگر
بر سرا ز اقبال یابی تاج را
سر پہ تاج اقبال کا ہو اے لب

هر که را باشد بدولت بختیار
پاس جسکے مال اور ہو بختیار
خیر ورزد در نهان و آشکار
وہ کرے نیکی چھپے اور آشکار

ای پسر هرگز مخور نان بخیل
کھانے کو روٹی نہ لے کنجوس سے
کم نشین در عمر بر خوان بخیل
خوان پر مت بیٹھ تو کنجوس کے

نام ممسک جمله رنجست و عنا
نام ہی کنجوس کا رنج و بلا
میشود نان سخی نور و صفا
اور سخی کی روٹی ہی نور و صفا

تا نخوانندت بخوان کس مرو
بے طلب جامت کسی کے خوان پر
در پی مردار چون کرکس مرو
مثل گدھ مت جا مرے حیوان پر

چشم نیکی از خسیس دون مدار
مت امید خیر کنجوسون سے کر
سقف ویران را تو بر ستون مدار
ٹوٹی پھوٹی چھت نہ تو کھنبے پر دھر

گر کنی خیری تو آن از خود مبین
گر کرے تو خیر وہ خود سے نہ جان
هر چه بینی نیک بین و بد مبین
دیکھ تو نیک اور نہ بد دیکھ اے جوان

در بیان علامات احمق

سه علامت دان که در احمق بود
تین پہچانین ہین احمق کی سنو
اولا غافل ز یاد حق بود
پہلے تو غافل وہ یاد حق سے ہو

گفتن بسیار عادت باشدش
پھر بہت بکنے کی عادت ہو اسے
کاهلی اندر عبادت باشدش
اور سستی ہو عبادت مین جسے

ای پسر چون احمقان جاهل مباش
احمقون کی مثل تو جاہل نہ ہو
یکدم از یاد خدا غافل مباش
یاد حق سے ایک دم غافل نہ ہو

هر که او از یاد حق غافل بود — از حماقت در ره باطل بود

یاد رب سے جو کوئی غافل رہے — راه حق سے دور وه باطل ہے

هیچ از فرمان حق گردن متاب — تا نمانی روز محشر در عذاب

پھیر مت گردن کو جو ہو حکم رب — تو قیامت میں نہو تجھ پر غضب

باطلی را ای پسر گردن منه — نقد مردان را بهر کودن منه

تو کسی جھوٹے کو گردن مت جھکا — پونجی مردوں کی نہ احمق کو دکھا

در قضای آسمانی دم مزن — هر کسی را بیش بین و کم مزن

حکم خالق میں نہ دم مار ای جوان — جان بڑھکر سب کو خود سے کم نہ جان

دست خود را سوی نامحرم میاز — جانب مال یتیمان هم میاز

ہاتھ مت پھیلا طرف انجان کے — چھو نہ تو مال یتیمان ہاتھ سے

تا توانی راز با همدم مگوی — گر تو باشی نیز با خود هم مگوی

بھید مت کہہ دوستوں سے بھی کبھو — آپ سے بھی کہہ نہ اپنا بھید تو

تا شوی آزاد و مقبول ای عزیز — بی طمع میباش گر داری تمیز

تب ہو تو آزاد اور سب کو پسند — کچھ نہ لالچ دل میں رکھ ای ہوشمند

در بیان علامات فاسق

هست فاسق را سه خصلت در نهاد — باشد اول در دلش حب فساد

تین ہیں فاسق کی خوئیں رکھ تو یاد — پہلے تو دل میں رہے اسکے فساد

خصلتش آزردن خلق خداست — دور دارد خویش را از راه راست

خلق خالق کو ستا دے وہ ضرور — اور رہے وہ راہ سیدھی سے بھی دور

در بیان علامات شقی

هست ظاهر سه علامت در شقی — میخورد دایم حرام از احمقی

ہوتے ہیں بدبخت کے یہ تین کام — کھائے ہر دم بیوقوفی سے حرام

بی طهارت باشد و بیگاه خیز — هم ز اهل علم باشد در گریز

وہ رہے ناپاک اور بیوقت اٹھے — عالموں سے بھی سدا بھگتا رہے

ای پسر مگریز از اهل علوم — تا نسوزد مر ترا نار سموم

جا تک اہل علم سے مت ای پسر — تو نہ دے تجکو جلا نار سقر

تا توانی هیچ کس را بد مگوی مت برا کہہ تو کسی کو اے پسر	پیش مردم عیب کس هرگز مجوی اور نہ لوگون مین کسی کا عیب کر
با طهارت باش و پاکی پیشه کن پاک رہ پاکیزگی کا پیشہ کر	وز عذاب گور نیز اندیشه کن بھی عذاب قبر سے اندیشہ کر

در بیان علامات بخیل

سه علامت ظاهر آمد در بخیل تین پہچانین ہین کنجوسی کی ہین	با تو گویم یاد گیرش ای خلیل یاد کرے تو انہین کہتا ہون مین
اولا از سایلان ترسان بود مانگنے والونسے ڈرتے رہتے ہین	وز گدای جوع هم لرزان بود بھوکھ سے بھی وہ لرزتے رہتے ہین
چون رسد در ره بخویش و آشنا راہ مین اپنا ملے یا آشنا	بگذرد زانجا و گوید مرحبا بھاگ کر رستہ سے کہے اچھا ہوا
نیست از مالش کسی را فایده کچھ نہ پاوے اسکے کوئی مال سے	کم رسد با کس ز خوانش مایده اس سے روٹی بھی کسی کو کم ملے

در بیان قساوت قلب

سخت دل را سه علامت یافتم سخت دل کی تین پہچانین ملین	چون بدیدم روا زو بر تافتم جب سے دیکھا پھر اسے دیکھا نہین
با ضعیفان باشدش جور و ستم ظلم کمزورون پر کرتا ہے سدا	هم قناعت نبودش با بیش و کم ہو نہ صبر اسکو بہت کیا کم بھی کیا
موعظت هر چند گوئی بیشتر گرچہ تم باتین نصیحت کی کہو	در دل سختش نباشد کارگر کیا اثر دل سخت مین اسکے ہو
اهل دنیا را بمعنی مرده دان اہل دنیا کو اصل مین مردہ جان	تا نشینی همنشین مردگان پاس مردون کے نہ بیٹھ اے مہربان

در بیان حاجت خواستن

حاجت خود را مجوی از زشت روی ردنی صورت سے نہ مانگو تم مراد	آنکه دارد روی خوب از وی بجوی ہنستی پیشانی سے مانگو رکھو یاد

مومنی را با تو چون افتاد کار
کام پڑ جائے جو اپنا ندا دسے

تا توانی حاجتِ او را بر آر
ہو جو حاجت اُسکی اُسکو جلد دے

حاجت خود را جز از سلطان مخواه
حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے

چون نخواهی ذلت از دربان مخواه
پائے گا کب مانگ مت دربان سے

از وفاتِ دشمنان شادی مکن
تو خوشی مت کر جو دشمن جائے مر

از کسی پیش کسی آزادی مکن
آدمی ہی تو بھی آزادی نہ کر

در بیان قناعت

با قناعت ساز دایم ای پسر
رہ قناعت سے موافق ای پسر

گرچه هیچ از فقر نبود تلخ تر
فقر کرو اگرچہ ہوا ہی کڑ بہتر

هر سحر برخیز و استغفار کن
کر تو توبہ اُٹھ کے وقت صبح یار

فرصتی اکنون که داری کار کن
اب ہی فرصت کام اپنا لے سنوار

همنشین خویش را غیبت مکن
اپنے ساتھی کی کبھی غیبت نکر

غیر شیطان بر کسی لعنت مکن
غیر شیطان اور پر لعنت نہ کر

چون شود هر روز در عالم جدید
ہوتا ہی ہر روز دنیا مین نیا

از گناهان توبه می باید گزید
کر گناہوں سے تو توبہ ہی بھلا

هر کرا ترسی نباشد از خدا
جو نہ ہو ڈرا اپنے خالق سے ڈرے

حق بترساند ز هر چیزی ورا
اُسکو ڈراتا ہی حق ہر چیز سے

تا توانی حاجتِ مسکین بر آر
ہو سکے عاجز کی کر حاجت روا

تا بر آرد حاجتت را کردگار
تو تیری حاجت روا کرے خدا

هست مالت جمله در کف عاریت
ہاتھ مین تیرے ہے سب مانگے کا مال

گر بماند از تو باشد زاریت
گر یہ رہ جاوے تو تو روئے کمال

عاریت را باز می باید سپرد
مال مانگے کا پڑے گا پھیرنا

هیچکس دیدی که زر با خود ببرد
ساتھ اپنے کسکو دیکھا لے گیا

حاصل از دنیا چه باشد ای امین
حاصل دنیا ہی کیا سُن اے امین

سه گزی کرباس و سه گز از زمین
ہے گزی نو گز زمین ہے تین گز

هر چه داری در رهِ حق آنِ تست
ہر وہ تیرا راہ حق مین جو دیا

آنچه ماند از تو بلای جان تست
جو رہا وہ جان کی تیری بلا

هر که با اندکی حق راضی شود
رب سے جو تھوڑے میں راضی ہوگیا

حاجت او را خدا قاضی شود
حاجت اُسکی خود ہی رب کرتا روا

هست دنیا بر مثال قنطره
مثل پل کے ہے یہہ دنیا اے عزیز

بگذر از وی گر تو داری رو بشره
پار ہو اس سے اگر ہے کچھ تمیز

هر که سازد بر سر پل خانه
پل کے اوپر جو کہ گھر اپنا بناے

هست غافل او بود دیوانه
ہے وہ غافل ور سڑی بھی وہ کہاے

از خدا بنود روا جستن غنا
مال رب سے مانگنا ہے ناروا

هست مومن را غنا رنج و عنا
مال مومن کے لئے رنج و بلا

فقر درویشی شفای مومن است
فقر سے پاے شفا مومن ضرور

زانکه اندروی صفای مومن است
اُس سے اُسکو ہو صفا حاصل و نور

مال و اولادت بمعنی دشمن اند
مال اور اولاد دشمن ہین ترے

گرچه نزدیک تو چشم روشن اند
گرچہ اُسسے آنکھ تو روشن کرے

انما اموالکم را یاد گیر
انما اموالکم آیت پہچان

مال و ملک این جهان برباد گیر
ملک و دولت مال سب برباد جان

مرد ره را بود دنیا سود نیست
مرد رہ کو دے نہ دنیا فایدا

هرگزش اندیشهٔ نابود نیست
گر نہو وہ اُن کو اسکی فکر کیا

هر که از صدقش دل صافی بود
صاف دل جو صدق سے اے یار ہے

خرقه با لقمه کافی بود
گدڑی اور یک لقمے سے بس کار ہے

هر که در بند زیادت می شود
تنگ جسکو مال بڑھنے کی ہو جان

دور از اهل سعادت می شود
دور اُسکو نیکبختو نسے پہچان

بندگان حق چو جان را باختند
حق کے بندے جان پر جب کھیل جاتے ہین

اسپ همت تا بثریا تاختند
گھوڑا ہمت کا ثریا پر چلاتے ہین

تا نبازی در ره حق هرچه هست
راہ حق مین جو ہے وہ جب تک نہ دے

آنچه می باید کجا آید بدست
جو تجھے درکار ہے وہ کب ملے

در بیان نتایج سخا گوید

در سخا کوش ای برادر در سخا
کر سخاوت کر سخاوت اے عزیز

تا بیابی از بس شدت رجا
تو ہو راحت بعد غم کے کر تمیز

باش پیوسته جوانمرد ای اخی
رہ جوانمرد ای برادر تو سدا
زانکه نبود دوزخی مرد سخی
دوزخی ہوتا نہین مرد سخا

در رخ مرد سخی نور و صفاست
نور ہی منہہ پر سخی کے اور صفا
زانکه در جنت قرین مصطفی ست
خلد مین وہ ہو قرین مصطفےٰ

حق تعالی بر در جنت نوشت
حق نے دروازے پہ جنت کے لکھا
اینکه جای اسخیا باشد بهشت
ہی سخی کے واسطے جنت مین جا

اسخیا را با جهنم کار نیست
کچھ سخی کو کام دوزخ سے نہین
جای ممسک جز درون نار نیست
غیر دوزخ جائے ممسک ہی کہین

کار اهل بخل را تلبیس دان
مکر جانو کام تم کنجوس کا
در جهنم همدم ابلیس دان
ساتھ شیطان کے ہو دوزخ مین سدا

هیچ ممسک ننگرد سوی بهشت
جو کہ ہو ممسک وہ کب جنت مین جاے
بلکه با او کے رسد بوی بهشت
بلکہ وہ خوشبوے جنت بھی نہ پاے

آنکه هیچ اند مر او را سقر
نام جسکا کہتے ہین نار سقر
اهل کبر و بخل را باشد مقر
ہی وہی مغرور اور ممسک کا گھر

ای پسر در مردمی مشهور باش
مردمی مین ای پسر مشہور رہ
از بخیلی و تکبر دور باش
او تکبر ممسکی سے دور رہ

با سخا باش و تواضع پیشه گیر
کر سخاوت اور تواضع اے پسر
تا شود روی دولت بدر منیر
منہہ ہو تیرا چاند سا تب ای پسر

در بیان کارهای شیطانی

چار خصلت فعل شیطانی بود
فعل شیطانی کی خوئین چار جان
داند اینها هر که رحمانی بود
بندۂ رحمان انکو لے پہچان

عطسهٔ مردم چو بگذشت از یکی
ایک سے آوے زیادہ جسکو چھینک
باشد آن از فعل شیطان بیشکی
جان تو یہہ کام ہی شیطان کا ٹھیک

خون بینی نیز از شیطان بود
خون جو نکلے ناک سے شیطان سے جان
آنکه ظاهر دشمن انسان بود
اسکو ظاہر دشمن انسان پہچان

خامیازه فعل شیطانست وقی
قی و انگڑائی بھی ہی شیطان کا کام
ای پسر ایمن مباش از مکر وی
ڈر تو اسکے مکر سے ای نیکنام

دربیان علامات منافق

دور باش ای خواجه از اهل نفاق
جو منافق ہو رہا کر اس سے دور

در جہنم دان منافق را وثاق
تو گھر اوسکا جان دوزخ مین ضرور

سه علامت در منافق ظاهر است
تین پہچانین منافق کی ہین یار

زان سبب مقہور قہر قاهر است
اس سے ہی مقہور قہر کردگار

وعدهاے او همه باشد خلاف
اُسکے سب وعدے ہون جھوٹے لاکلام

قول او نبود بغیر از کذب ولاف
جھوٹی باتین وہ کرے ہر دم تمام

مومنان را کم اعانت می کند
مومنونکی کم مددگاری کرے

هم امانت را خیانت میکند
وہ امانت مین خیانت کر دھرے

نیست در وعده منافق را وفا
ہو منافق سے نہ وعدے کی وفا

زان نباشد در رخش نور وصفا
اُسکے چہرے پر نہو نور اور صفا

تا نه پنداری منافق را امین
جان مت ہرگز منافق کو امین

نیست باد اشترش از روی زمین
جاے مٹ وہ ہی شریر اور خشمگین

از منافق ای پسر پرهیز کن
تو منافق سے سدا پرہیز کر

تیغ را از بهر قتلش تیز کن
تیغ اُسکے مارنے کو تیز کر

با منافق هر که همره می شود
جو منافق کے کوئی ہمراہ ہو

منزل او در تگ چه می شود
اُسکے رہنے کو کنوئین کی تھاہ ہو

دربیان علامات متقی

سه علامت باشد اندر متقی
تین ہین پرہیزگارونکے نشان

کے بود نسبت تقی را باشقی
اُنکی تو بدبخت سے نسبت نہ جان

پر حذر باش ای تقی از یار بد
یار بد سے ای تقی تو ڈر سدا

تا نه اندازد ترا در کار بد
تو نہ دے بدکام مین تجھ کو پھنسا

کم رود ذکر دروغش بر زبان
وہ زبان سے ذکر کم جھوٹا کرے

از طریق کذب باشد برکران
راہ جھوٹی وہ سدا چھوڑا کرے

از حلال و پاک هم گیرند کام
ہون حلال اور پاک سے سب اُنکے کام

تا نیفتد اهل تقوی در حرام
تو نہ اوسمین جا بین پڑ جو ہی حرام

دربیان علامات اہل جنت

ہر کہ را باشد ستہ خصلت در سرشت
جسکی پیدایش مین ہون یہہ چیزین تین

باشد آنکس بیشک از اہل بہشت
وہ بہشتی ہو بلا شک کر یقین

شکر در نعما و صبر اندر بلا
شکر نعمت پر بلا پر صبر ہو

میدہد آئینۂ دل را جلا
دل کا آئینہ صفا پہچان لو

ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ
جو کوئی کرکے گنہ توبہ کرے

حق ز نار دوزخش دارد نگاہ
رب بچاے وہ نہ دوزخ مین گرے

ہر کہ ترسد از آلہ خویشتن
رب سے ڈرتا جو کوئی رہتا ہی یار

خواہد او عذر گناہ خویشتن
حق سے وہ عذر گنہ چہتا ہی یار

معصیت را ہر کہ پے در پی کند
جو گناہون کو ہی کرتا بار بار

ایزدش از اہل جنت کی کند
اُسکو رب جنت نہین دیتا ہی یار

ای پسر دایم باستغفار باش
ای پسر توبہ کیا کر تو سدا

وز بدان و مفسدان بیزار باش
مفسدون سے اور بدون سے رہ جدا

گر کنی خیری بدست خویشتن
خیر کرنا ہو تو ہاتھ اپنے سے کر

خیر خود را وقف ہر درویش کن
خیر کر للّٰہ تو درویش پر

یک درم کان را ز دست خود دہند
ایک پیسہ ہاتھ سے اپنے جو دین

بہ بود زان کز پس او صد دہند
اُس سے بہتر ہی کہ سو پیچھے کو دین

گر بہ بخشی خود یکے خرماے تر
دے چھوہارا ایک ہاتھ اپنے سے گر

بہتر از بعد تو صد مثقال زر
ہیہ بھلا کیا پیچھے کر مثقال زر

ہر چہ بخشیدی مکن باز رجوع
دے چکا تو پھیر مت ای پرتمیز واپس

گر ز پا افتادۂ از دست جوع
بھوکھ سے مرتا بھی ہو گر ای عزیز

این بدان ماند کہ شخصے قی کند
جیسے کوئی قی کرے ہی یہہ مثال

باز میل خوردن آن می کند
پھر کرے اُس قی کے کھانیکا خیال

با پسر گر چیز کے بخشد پدر
باپ اگر بیٹے کو کوئی چیز دے

می سزد گر باز گیرد زان پسر
ہی پہنچتا اُسکو گر وہ پھیر لے

ای پسر شادی ز مال و زر مجو
مال و زر سے مت خوشی ڈھونڈھ ای پسر

آنچہ کس را دادۂ دیگر مجو
جو دیا مت پھیر لے ای پرہنر

در بیان آنکه در دنیا ازان خوش نباید بود

شادی دنیا سراسر غم بود — سود او را در عقب ماتم بود

ہی خوشی دنیا کی بالکل غم سنو — فایدہ پیچھے سے اسکا رنج ہو

هی لا تفرح ز دنیا گوش دار — جای شادی نیست دنیا هوش دار

ہو نہ خوش دنیا سے سن ای نیکخو — یہ خوشی کی جا نہین کر ہوش تو

شادمانی را ندارد دوست حق — این سخن دارم ز استادان سبق

عیش و عشرت کو نہ رکھے دوست حق — یاد استادون سے ہی مجکو سبق

ای پسر با محنت و غم خوی کن — روی دل را جانب دلجوی کن

رنج اور محنت سے اپنی خو کرو — دل کا رخ تم جانب دلجو کرو

گر فرح داری ز فضل حق رواست — لیک از دنیا فرح جستن خطاست

جو خوشی ہو فضل رب سے ہی روا — ڈھونڈھنا دنیا سے لیکن ہی خطا

حزن و اندوه است قوت بندگان — غم شود یار فرح جویندگان

خاص بندونکا ہی کھانا رنج و ہم — جو خوشی ڈھونڈھین ہی انکا یار غم

از چه موجودی بیندیش ای پسر — هر کسی دارد غم خویش ای پسر

کس لئے پیدا ہوا اندیشہ کر — رکھتے ہین سب اپنا غم سن ای پسر

کرد ایزد مر ترا از نیست هست — از برای آنکه باشی حق پرست

ہست تجکو نیست سے حق نے کیا — پوج رب کو اور اوسی کو سر جھکا

تا تو باشی بندهٔ معبود باش — با حیا و با سخا و جود باش

رہ تو جب تک بندۂ معبود رہ — کر حیا بخشش کو بھی موجود رہ

در بیان نصایح و نتایج دینی و دنیوی

خواب کم کن اول روز ای پسر — نفس را بد خو میاموز ای پسر

سو یا کم کر صبح کے وقت ای عزیز — نفس کو بد خو نہ سکھلا کر تمیز

آخر روز نکو نبود وقت شام — پیشتر از شام خواب آمد حرام

ہی نہین اچھا نہ سو تو وقت شام — عصر کے بھی وقت سونا ہی حرام

اهل حکمت را نمی آید صواب — در میان آفتاب و سایه خواب

عقلمندونکے نہ آگے نیک ہو — آدھی دھوپ اور آدھے سایے مین نسو

ای پسر ہرگز مرو تنہا سفر
مت سفر کو جا اکیلا اے عزیز
دست را بر رخ زدن شومیست شوم
نحس ۱۲
پیٹنا منہ کا ہی بدبختی تمام
شب در آئینہ نظر کردن خطاست
دیکھنا آئینہ شب کو ہی خطا
خانہ گر تنہا و تاریکیست بود
گھر اکیلا اور جو اندھیا لا بھی ہو
دست را کم زن تو در زیر زنخ
نیچے ٹھڈی کے نہ رکھ ہاتھ ای پسر
چارپایان را چو بینی در قطار
چارپایونکا جہان ہو اژدہام
تا فزاید قدر و جاہت را خدا
تو بڑھاوے مرتبہ تیرا خدا
تا شود عمرت زیادہ در جہان
ہو زیادہ عمر تیری ای پسر
تا نکاہد روزیت در روزگار
تو نہ دنیا مین گھٹے روزی عزیز
ہر کہ رود در فسق و در عصیان کند
رخ کرے فسق و گنہ پر جو کوئی
کم شود روزی ز گفتار دروغ
کم ہو روزی بات جو جھوٹی کہے
فاقہ آرد خواب بسیار ای پسر
فاقہ لاتا ہی بہت سویا نہ کر
ہر کہ در شب خواب عریان میکند
برہنہ
رات کو ننگا جو سوئے آدمی
بول عریان ہم فقیری آورد
تو کرے ننگے بدن پیشاب جو

باشدت رفتن سفر تنہا خطر
ہو اکیلے ڈر سفر مین کر تمیز
استماع علم کن ز اہل علوم
سن لے یہ ہی عقلمندونکا کلام
روز اگر بینی تو روی خود در آبست
دیکھ تو منہ اپنا دن کو ہی روا
مونسے باید کہ نزدیکت بود
چاہئے اُس وقت کوئی ساتھ کو
نزد اہل علم سرد آمد چو یخ
عقلمندونکے ہی کو آگئے یہ ہی بہتر
درمیان شان نیائی زینہار
بیچ مین اُنکے نہ جا ای نیکنام
روز و شب میباش دایم در دعا
رات اور دن مانگتا رہ تو دعا
رو نکوئی کن نکوئی در نہان
جا کے نیکی کر مگر پوشیدہ کر....... ای بے ریا ۱۲
معصیت کم کن بعالم زینہار
کم گنہ عالم مین کر ای پر تمیز
ایزد اندر رزق او نقصان کند
خالق اُسکے رزق مین کردے کمی
در سخن کذاب را نبود فروغ
بات مین جھوٹے کی رونق کب ہے
خواب کم کن باش بیدار ای پسر
سو تو کم رہ جاگتا ای پر ہنر
در نصیب خویش نقصان میکند
اپنی روزی مین کرے بیشک کمی
ی اندوہ
اندہ بسیار و پیری آورد
ہو بڑھاپا اور فقیری کا غم بھی ہو

در جنابت بد بود خوردن طعام
جب ہو حاجت غسل کی کھانا نہ کھا
ریزۂ نان را میفگن زیر پای
روٹی ٹکڑا پانون کے نیچے نہ ڈال
شب مزن جاروب ہرگز خانہ در
گھر مین جھاڑو رات کو مت دے کبھو
گر بخوانی باب و مامت را بنام
گر پکارے باپ مان کا لیکے نام
گر بہر چوبے کنے دندان خلال
کھودے دانتون کو نہ ہر تنکے سے تو
دست را ہرگز بخاک و گل مشوی
دھول مٹی ملکے ہاتھون کو نہ دھو
ای پسر بر آستان در منشین
ای پسر مت بیٹھ چوکھٹ پر کبھین
تکیہ کم کن نیز در پہلوی در
بھی نہ دروازے سے تکیہ تو لگا
در خلا جا گر طہارت میکنی
پاخانہ پر نہ لے تو آبدست
جامہ را بر تن نشاید دوختن
سی نہ کپڑا تن پہ تن سے لے اتار
گر بدامن پاک سازی روی خویش
منہہ کو پونچھے تو اگر دامن سے یار
دیر رو بازار و بیرون آی زود
دیر جا بازار کو جلدی پھر آ
نیک نبود گر کشی از دم چراغ
ہی برا مت پھونک سے گل کر چراغ
کم زن اندر ریش شانہ مشترک
غیر کی کنگھی نہ کر ڈاڑھی مین تو

ناپسند است این بنزد خاص و عام
ای پسر اسکو برا سب نے کہا
گر ہمیخواہی تو نعمت از خدای
چاہیے تجکو رب سے گر نعمت کمال
خاکروبہ ہم منہ در زیر در
آگے دروازے کے جھاڑو رکھ نہ تو
نعمت حق بر تو میگردد حرام
نعمت رب تجپہ ہو جاوے حرام
بے نوا گردی و افتی در وبال
فقر و آفت مین پڑے ای نیکخو
از برای شستن آب جوی
دھو تو ہاتھون کو جو پانی صاف ہو
کم شود روزی ز کردار چنین
کم ہو روزی اس سے اسمین شک نہین
باش دایم از چنین خصلت بدر
ایسی باتون سے کنارہ کر سدا
وقت خود را دان کہ غارت میکنی
وقت ہو غارت ترا ای خود پرست
باید از مردان ادب آموختن
سیکھ مردون سے ادب ای ہوشیار
روزیت کم گردد ای درویش بیش
ہووے کم روزی تیری ای ہوشیار
زانکہ رفتن انیابی ہیچ سود
ہی یہ بہتر ورنہین بے فایدا
رہ مدہ دود چراغ اندر دماغ
جو دھوان پہنچے تو بھر جائے دماغ
زانکہ آن خاص تو باشد خوشترک
اپنی کنگھی خوب ہی ای نیک خو

از گدایان پارهای نان مخر
روٹی کے ٹکڑے گدا سے لے نہ مول
زانکه می آرد فقیری ای پسر
ہو فقیری اس سے سن لے تو یہ بول بیٹے

دور کن از خانه تار عنکبوت
جالا مکڑی کا کر اپنے گھر سے دور
باشد اندر ماندنش نقصان قوت
اُسکے رہنے سے ہو روزی کم ضرور

هیچ را بیرون ز اندازه مکن
ہیچ اندازے سے باہر تو نہ کر
خشک ریش خویش را تازه مکن
سوکھا زخم آپس سے ہو تازہ ای پسر

دسترس گر باشدت تنگی مکن
دسترس گر ہو تو تو تنگی نہ کر
چونکه رهواری بره لنگی مکن
گر ہو گھوڑا چل نہ لنگڑاتا پسر

در بیان فواید صبر

تا شوی در روزگار از صابران
صابرون سے تب تو دنیا مین کہائے
غم مکن از دیدن سختی گران
غم نہ کر سختی جو بھاری تجپہ آئے

گر ترش سازی تو رو اندر بلا
تو بگاڑے منہہ بلا مین اپنا گر
خویش را از صابران مشمر بلا
صابرون مین آپ کو مت گن پسر

در بلا وقتی که صابر نیستی
تو بلاؤن مین اگر صابر نہین
نزد اهل صدق بی شاکر نیستی
آگے صدیقون کے تو شاکر نہین

بی شکایت صبر تو باشد جلیل
صبر جو ہو بے شکایت وہ بڑا
با کسی کم کن شکایت ای خلیل
مت کسی کے پاس کر شکوہ ذرا

گر نباشد فخر از درویشیت
تو فقیری کو نہ سمجھے فخر تو
کی با اهل فقر باشد خویشیت
پھر تو اپنیتی فقیرون سے نہو

گر همه جنبش بفرمان باشدت
چلنا پھرنا ہو بحکم رب اگر
حرمت از خدمت فراوان باشدت
تب ہو خدمت سے تجھے حرمت پسر

بنده از خدمت بعقبی میرسد
پہنچے بندہ عقبے مین خدمت سے یار
لیکن از حرمت بمولی میرسد
پہنچے رب کے پاس تو حرمت سے یار

حرمت در خدمت آرام دلست
تجکو حرمت کی خوشی خدمت سے ہو
هر که خدمت کرد مرد مقبلست
ہو سدا مقبول اور حرمت سے ہو

گر نگردی ای پسر گرد خلاف
گر نہین کرتا خلافِ حکم رب
آنگهی زیبد ترا در صبر لاف
صبر کی باتین تجھے لائق ہین تب

گر همی داری فرح را انتظار
گر خوشی کا رکھتا ہے تو انتظار
در بلا جز صبر منما هیچ کار
صبر بن مت کر بلا مین کوئی کار

در بیان تجرید و تفرید

گر صفائی بایدت تجرید شو
گر صفائی چاہیے تنہا رہ پسر
ور خبر داری ز اهل دید شو
رب کا جہرہ دیدار گر ہے کچھ خبر

ترک دعوی هست تجرید ای پسر
چھوڑنا دعوے کا تو تجرید جان
فهم کن معنے تفرید ای پسر
ہین یہی تفرید کے معنے پہچان

اصل تجریدت وداع شهوتست
چھوڑ شہوت اصل یہہ تجرید جان
بلکه کلی انقطاع شهوت است
بلکہ بالکل کاٹنا شہوت کا مان

گر دهی یکبار شهوت را طلاق
دے تو گر یکبار شہوت کو طلاق
آن زمان گردی تو در تفرید طاق
اُس گھڑی تفرید مین ہو جائے طاق

گر تو بر داری ز غیرش اُمید
گر اُٹھائے غیر سے تو اعتبار
انکه از تجرید گردی با امید
اُس گھڑی پائے مراد اپنی تو یار

اعتمادت چون همه بر حق بود
ہو جو تیرا حق پہ بالکل اعتبار
آن دمت تفرید جان مطلق بود
اُس گھڑی تفرید مطلق ہووے یار

ترک دنیا کن برای آخرت
چھوڑ عقبے کے لئے دنیا کے کار
وز بدن برکش لباس فاخرت
فخر کے کپڑے بدن سے لے اُتار

گر بیابی از سعادت این مقام
نیک بختی سے لے گر یہہ مقام
صاحب تجرید باشے والسلام
مل گئی تجرید تجکو والسلام

گر ز دنیا دست شوئے بهر حق
ہاتھ دنیا سے جو دھوئے بہر حق
وانگه از تفرید گویندت سبق
تب ملے تفرید سے تجکو سبق

رو مجرد باش دایم مرد باش
جا مجرد رہ ہمیشہ مرد رہ
تا بهر فرقے نشینی گرد باش
ہر کسی کے سر پہ مثل گرد رہ

گرد کبر و عجب و خود رائی مگرد
گرد مغروری کے مت پھر اے جوان
قدر خود بشناس و هر جائی مگرد
ہو نہ ہرجائی قدر اپنی پہچان

هر که گرد کورهٔ انگشت گشت
جلتی بھٹی کے جو کوئی پاس جائے
جامه از دودش سیاه زشت گشت
وہ دھوین سے کالے کپڑے کرکے آئے

و انکه با عطار می گردد قریب
اور جو عطار کے بیٹھے قریب
او همی یابد ز بوئی خوش نصیب
اسکو خوشبو مفت مین ہو نصیب

همنشین صالحان باش ای پسر
پاس رہ تو نیکمردون کے سدا
دور باش از رند و قلاش ای پسر
رند اور قلاچ سے رہ تو جدا

جانب ظالم مکن میل ای عزیز
کر نہ خواہش ظالمونکی بھول کر
ور کنی گردی از ان خیل ای عزیز
تو بھی ہو جاویگا ظالم ای پسر

روز اهل ظلم بگریز ای فقیر
ظالمون سے بھاگ تو ای نیک خو
تا نسوزی ز آتش تیز ای فقیر
تو نہ جلجاے اگ سے دوزخ کے تو

صحبت ظالم بسان آتش است
صحبتِ ظالم کو مثلِ آگ جان
زانکه خلق آزار و تند و سرکش است
اونکو خلق آزار اور سرکش پہچان

از حضور صالحان صالح شوی
صحبتِ نیکو نسے ہوگا نیک تو
ور نشینی با بدان طالح شوی
گر بدونمین بیٹھے ہو بد نیک تو

هر که او با صالحان همدم شود
ساتھ نیکو نکے رہے جو پر ہنر
در حریم خاص حق محرم شود
محرم حق خاص ہو وہ ای پسر

ای پسر مگذار راه شرع را
ای پسر مت چھوڑ راہ شرع کو
اصل یابی گر بگیری فرع را
اصل پائے تو جو پکڑے فرع کو

از شریعت گر نهی بیرون قدم
گر شریعت سے رکھے باہر قدم
در ضلالت افتی و رنج و الم
جا پڑے گمراہی مین ہو رنج و غم

هر که در راه ضلالت میرود
گمرہی کی رہ جو چلتا ہے پسر
از جهالت با بطالت میرود
ہو وہ نادانی سے جھوٹی راہ پر

حق طلب وز کار باطل دور باش
کام جھوٹے چھوڑ حق کا کام کر
در سخا و مردمی مشهور باش
بخشش و مردی مین اپنا نام کر

هر که نگزیند صراط مستقیم
راہ سیدھی کو نہ لیگا جو پکڑ
در عذاب آخرت ماند مقیم
لے عذاب آخرت اسکو جکڑ

در رهِ شیطان منه گام ای اخی
راہ شیطان مین نہ رکھ اپنا قدم
تا نگردی خوار و بدنام ای اخی
تو نہو بدنامی اور خواری کا غم

هر که در راه حقیقت سالک است
جو کوئی راہ حقیقت مین پڑے
روز و شب خایف ز قهر مالک است
رات دن غصہ سے مالک کے ڈرے

بر خلاف نفس کن کار ای پسر
بر خلاف نفس کر کام ای پسر
تا نیفتی زار در نار سقر
تو نہ دے تجکو جلا نار سقر ودوزخ ۱۲

در بیان کرامات الٰہی

چار چیزست از کرامتہای حق
چار چیزین بخشش رب ہین پسر
مقبلست آنکس کہ گیرد این سبق
ہو وہ مقبل جسنے سیکھا یہ ہنر

اول آن باشد کہ باشد راست گو
پہلے تو کہنا ہی سچی بات کا
با سخاوت باشد و ہم تازہ روی
اور ہو بخشش کرنے ہین و خوش سدا

بعد ازان حفظ امانت باشدش
رکھے وہ حفظ امانت ای پسر
ہم نظر پاک از خیانت باشدش
پاک ہو اسکی خیانت سے نظر

ہر کہ را حق دادہ باشد این چہار
جس کسی کو حق نے دیدین ہون یہ چار
باشد آنکس مومن و پرہیزگار
ہو وہی مومن وہی پرہیزگار

در بیان آنکہ دوستی را نشاید

دوست بد باشد زیانکار ای پسر
ہوتا ہی نقصان یار بد سے جان
تو طمع زان دوست بردار ای پسر
ایسو نسے لالچ نرکھہ تو ایجوان

ہر کہ میگوید بدیہای تو فاش
جو بدی تیری کہے ظاہر سدا
دوست مشمارش بد و ہمدم مباش
دوست مت جان اُسکو اس سے ہو جدا

دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار
دوستی ہرگز شرابی سے نہ کر
از چنان کس خویشتن را دور دار
دور ایسو نسے سدا رہ ای پسر

منعمی گر میکند ترک زکوٰۃ
مالدار جو نہین دیتا زکواۃ
دور ازوی باش تا داری حیوٰۃ
دور اُس سے رہ ہمیشہ تا حیات

دور شو زانکس کہ خواہد از تو سود
سود مانگے تجسے جو رکھہ دور اُسے
گر سر خود بر قدمہای تو سود
پانوں پر تیرے اگر وہ سر گھسے

ای پسر از سودخواران کن حذر
سودخوارون سے سدا پرہیز کر
خصم ایشان شد خدای دادگر
دشمن انکا ہی خدای دادگر

آنکہ از مردم ہمیگیرد ربا
سود جو لوگو نسے لیوے ای پسر
زینہار او را نگوئی مرحبا
بھولے بھی تعریف اسکی تو نہ کر

در بیان غمخواری مردم

بر سر بالین بیماران گذر — زانکہ ہست این سنت خیر البشر
پاس بیمار کے جایا کر پہر — کیونکہ ہے یہ سنت خیر البشر صلعم

تا توانی تشنہ را سیراب کن — در مجالس خدمت اصحاب کن
ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر — مجلسون مین خدمت اصحاب کر

خاطر ایتام را دریاب نیز — تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
اور یتیمون کی تو خاطر کر سدا — تو تجھے پیارا رکھے ہر دم خدا

چون شود گریان یتیمے ناگہان — عرش حق در جنبش آید از زبان
روئے گر بن باپ کا لڑکا کہین — عرش حق جنبش مین آجائے وہین

چون یتیمے را کسی گریان کند — مالک اندر دوزخش بریان کند
ای برادر جو یتیمون کو رولائے — اسکو مالک آگ دوزخ مین جلائے

آنکہ خنداند یتیمے خستہ را — باز یابد جنت در بستہ را
جو کوئی دیوے یتیمون کو ہنسا — پائے وہ جنت کا دروازہ کھلا

ہر کہ اسرارت کند فاش ای پسر — از چنان کس دور می باش ای پسر
بھید تیرا جو کہ کھولے ای عزیز — دور رہ ایسونسے تو ای پرہیز

در جوانی دار پیران را عزیز — تا عزیز دیگران باشی تو نیز
گر جوان ہے رکھ تو بڈھون کو عزیز — تو عزیز اورونکا ہو تو کر تمیز

بر ضعیفان گر ببخشائی رواست — کین ز سیر تہائی خوب اولیاست
تو اگر بڈھون کو بخشے ہے روا — رکھتے ہین یہ عادتین نیک اولیا

بر سر سیری مخور ہرگز طعام — تا نمیرد در بدن قلب ای غلام
جب بھرا ہو پیٹ تب کھانا نہ کھا — تو نہ مرجائے بدن مین دل تیرا

علت مردم ز پرخوارے بود — خوردن پر تخم بیماری بود
لوگ ہون بیمار پرخواری سے جان — اصل بیماری بہت کھانا پہچان

راحتی نبود حسود شوم را — کاذب بدبخت را نبود وفا
عیش و راحت ہو نہ حاسد شوم کو — کب وفا جھوٹے و بدقسمت سے ہو

ہر منافق را تو دشمن دار باش — از وی و از فعل وی بیزار باش
دشمنی تم ہر منافق سے رکھو — اس سے اور کام اسکے سے بیزار ہو

توبهٔ بدخو کجا محکم بود
توبہ بدخو کا کیا ہی اعتبار

مر بخیلان را مروت کم بود
اور مروت کم ہو کنجوسون سے یار

تا شود دین تو صافی چون زلال
صاف جب پانی سا ہو دین باکمال

باش دایم طالب قوت حلال
ڈھونڈھ روزی وہ سدا جو ہو حلال

آنکه باشد در پی قوت (خوردنی) حرام
فکر اُس کھانے کی ہو جو ہی حرام

در تن او دل همی میرد تمام
اس سے مرتا ہی بدن مین دل تمام

در بیان صله رحم

رو بپرسیدن بر خویشان خویش
جاکے احوال اپنونکا پوچھا ای پسر

تا که گردد مدت عمر تو بیش
عمر تیری جاے بڑھ ای پرہنر

هر که گرد اندر خویشان و ندرو
جو کہ پھیرے اپنون سے منہ اے جوان

بیگمان نقصان پذیرد عمر او
عمر مین اُسکے کمی بیشک پہچان

هر که او ترک اقارب (جمع قریب) میکند
ترک کردے رشتہ دارون کو اگر

جسم خود قوت عقارب (جمع عقرب) میکند
جسم اُسکا کھائین بچھوا ای پسر

گرچه خویشان تو باشند از بدان
اپنون سے بد بھی اگر ہو جاے کار

بدتر از قطع رحم دیگر مدان
تو بھی اُنکا چھوڑنا بدتر ہی یار

هر که او از خویش خود بیگانه شد
جو کوئی اپنون سے بیگانہ ہوا

نامش از روی بدی افسانه شد
نام بد پھر اُسکا افسانہ (مشہور ۱۲) ہوا

در بیان فتوت

چیست مردی ای پسر نیکو بدان
چیز کیا مردی ہی سن ای نیک کار

اول آ ترسیدن از حق در نهان
پہلے تو ڈرنا ہی دلمین رب سے یار

عذر خواهد مرد پیش از معصیت
عذر جتنے پہلے جرمون سے کیا

باشدش طاعات بیش از معصیت
اُسکی طاقت ہو گناہون سے سوا

آنکه کار نیک مردان میکند
نیک مردونکے ہی کرتا کام جو

با ضعیفان لطف و احسان میکند
ساتھ کمزورون کے احسان اُسکا ہو

هر که او باشد ز مردان خدا
جو کوئی دنیا بین ہو مرد خدا

باشد اندر تنگدستی با سخا
مفلسی مین بھی وہ کرتا ہی سخا (سخاوت ۱۲)

ای پسر در صحبت مردان در آی
صحبت مردون مین آ ای پر تمیز

تا نظرها یابی از فضل خدای
فضل رب کی تو نظر پاسے عزیز

هر که از مردان حق دارد نشان
اسکو مردان خدا سے جان تو

نگذراند عیب دشمن بر زبان
عیب دشمن بھی نہین کرتا کبھو

خود نخواهد مرد خصمان را هلاک
موت دشمن کی نہین چہتا ہے وہ

از غم ایشان شود اندوهناک
اُسکے غم سے رنج مین رہتا ہے وہ

می نجوید مرد انصاف از کسی
وہ نہین کہتا کسی سے اپنا حال

گر رسد ظلم و جفا با او بسی
پونہچے گر ظلم و جفا اسکو کمال

هر که پا اندر ره مردان نهاد
راہ مردون مین جو پانون اپنا دھرے

کی رود هرگز بدنبال مراد
وہ نہ پیچھا اپنی خواہش کا کرے

ای پسر ترک مراد خویش گیر
ای عزیز دلکی خواہش چھوڑ دو

وانگهی راه سلامت پیش گیر
اُس گھڑی راہ سلامت پر چلو

در بیان فقر

فقر میدانی چه باشد ای پسر
جانتا ہے فقر ہے کیا چیز تو

با تو گویم گر نداری زان خبر
جو کہون اُسکی خبر تو رکھ سدا

گرچه باشد بی‌نوا در زیر دلق
گرچہ گدڑی بے نوا پہنے ہو یار

خویش را منعم نماید پیش خلق
آپ کو سب سے جتاوے مالدار

گرسنه باشد ز سیری دم زند
بھوکھ مین آسودگی کہتا ہے وہ

دوستی با دشمنان خود کند
دشمنون سے دوستی چہتا ہے وہ

گرچه باشد لاغر و زار و ضعیف
گرچہ ہو دُبلا ضعیفی ہو کڑی

وقت طاعت کم نباشد از حریف
وقت طاعت کے کرنے جرأت بڑی

خون دل پر دارد و دست تهی
ہاتھ خالی اور بھرا خون دل مین ہو

می‌نماید در نزاری فربهی
دُبلے پن مین اُسکو موٹا دیکھ لو

ای پسر خود را بدرویشان سپار
ساتھ درویشون کے خود کو سونپ دے

تا نگهدارد ترا پروردگار
تو نگہبانی تیری خالق کرے

با فقیران هر که همدم می‌شود
ہو فقیرون کا مصاحب جا کے جو

در سرای خلد محرم می‌شود
محرم دروازہ جنت کا ہو

در بیان انتباه از غفلت

در بلا یاری مخواه از هیچ کس
غیر سے مت چاہو مدد گر ہو بلا
زانکه نبود جز خدا فریاد رس
کب کوئی فریاد رس ہی جز خدا

از خدای خویشتن غافل مباش
تو نه غافل ہو خدا سے ایک دم
غافلا نه در ره باطل مباش
رکھه نه غافل راه باطل مین قدم

جای گریه ست اینجهان روی مخند
ہی جہان رونیکی جا ہنسکر نه بول
چشم عبرت بر گشا و لب به بند
دیکھه کر دنیا سے ڈر لب کو نه کھول

همچو مور از حرص هر سوی مرو
ہر طرف مانند چینٹی کی نه جا
پند ناصح را بگوش جان شنو
یه نصیحت ناصحونکی سن ذرا

ای پسر کودک نهٔ بازی مکن
ای پسر لڑکا نہین تو کھیل مت
کار با شیطان با نبازی مکن
کار شیطان سے عمل کر دور رہے

نفس بد را در گنه یاری مده
تو گنه پر نفس کو مت دے مدد
عمر بر باد از تبه کاری مده
کر گنہا ہون مین نه اپنی عمر دے

هر کجا تهمت بود آنجا مرو
جس جگه تہمت کا کھٹکا ہو نه جا
راه حق را همچو نابینا مرو
راه حق مین چل نه تو اندھا بنا

دشمنی داری ازو ایمن مباش
رکھتا ہی دشمن تو اس سے ڈر سدا
زیر سقف بی ستون ساکن مباش
بے ستونکی چھت کے نیچے تو نه جا

در ره فسق و هوا مرکب متاز
راه حرص و فسق مین گھوڑا نه ڈال
خویشتن را سخرهٔ شیطان مساز
سخرهٔ شیطان نه بن کچھه کر خیال

چون سفر در پیش داری زاد گیر
ہی سفر درپیش توشه ساتھه لے
عمر خود را سر بسر بر باد گیر
عمر برباد ایکدن ہو کب رہے

ای پسر اندیشه از اغلاق کن
آگ کے طوفان کا ہر دم رکھه خیال
نفس بد را زیر لگد پامال کن
نفس بد کو پانون سے کر پایمال

تا نسوزی سازگاری پیشه کن
جلنے سے بچ تو سازگاری پیشه کر
از عذاب و قهر حق اندیشه کن
اور عذاب حق سے تو اندیشه کر

جمله را چون هست بر دوزخ گذر
ہی گذر سبکا جو دوزخ پر سے
جای شادی نیست با چندین خطر
کیا خوشی کی جا ہو جو اتنے ہون ڈر

آتش در پیش داری ای فقیر
آگ تو رکھتا ہی آگے ای فقیر
ہیچ خوفت نیست از نار سعیر
تو نہین ڈرتا وہ ہی نار سعیر

عقبۂ در راہست و بارت بس گران
راہ مین پل ہی صراط اور بھاری بھار
نگذری با رت بسعی دیگران
کب تو ہوگا اور کی کوشش سے پار

داری اندر پیش روز رستخیز
دن قیامت کا ہی آگے ای پسر
از خدایت نیست امکان گریز
تو کہان جاے خدا سے بھاگ کر

ای پسر راہ شریعت پیش گیر
راہ ہی جو شرع کی کام اسپہ کر
زود ترک ہوای خویش گیر
چھوڑدے تو حرص کو جلد ای پسر

ای برادر باش در فرمان حق
ای پسر تو رہ خدا کے حکم پر
تا بیابی جنت و رضوان حق
پائے تو جنت مین گھر تو ای پسر

گردن از حکم خدایت بر متاب
پھیر مت سر حکم رب سے تو کبھو
تا نمانی روز محشر در عذاب
تو عذاب حشر سے بچ جاے تو

تا بیابی در بہشت عدن جای
تو ملے جنت مین تجکو گھر پسر
شفقتی بنمای با خلق خدای
کر مہربانی خدا کی خلق پر

تا دہندت جای در دار السلام
تو جگہ جنت مین دے تجکو خدا
با فقیران روز و شب میدہ طعام
رات دن کھانا فقیرون کو کھلا

شاد گر داری درون خستہ را
خوش اگر رکھے دکھی کو ای عزیز
بازیابی جنت دربستہ را
دخل جنت مین ملے ای پرتمیز

ہر کہ آرد این نصیحت را بجای
یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا
در دو عالم راحتش بخشد خدای
دو نو عالم مین خوشی بخشے خدا

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ
رحم فرما ہم سبھون پر ای رحیم
عفو کن جملہ گناہ ما ہمہ
کر ہماری عفو تقصیر ای کریم

عاجزیم و جرمہا کردہ بسے
ہم بہت عاجز ہین اور تقصیردار
نیست ما را غیر تو دیگر کسے
جز ترے کوئی نہین پروردگار

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم
بندے ہین چاہو دور کر چاہو بلا
ہر چہ حکم تست زان خرسندہ ایم
خوش ہین جو ہو حکم تیرا ای خدا

رحمت حق باد بر جان کسے
رحمت حق جان پر اوسکی رہے
کین نصایح را بخواند او بسے
جو زیادہ اس نصیحت کو پڑھے

خاتمہ

رحمتی ماند بسے از ذو الجلال — بر روان پاک آن صاحب کمال
رحمت رحمان رہے آٹھون پہر — روح پاک اوس صاحب ادراک پر

کین ہمہ دُر ما بنظم آوردہ ست — غوطہا در بحر معنی خوردہ ست
جسنے یہ سب نظم کرکے دکھاے — غوطے دریاے حقیقت مین لگاے

یادگاری در جہان بگذاشتہ — ہیچ پندی را فرو نگذاشتہ
یادگاری چھوڑ دنیا مین گیا — کی نصیحت کچھ نہین باقی رکھا

اہل دین را این قدر کافی بود — اہل دنیا را ہمین وافی بود
اہل ایمان کے لئے کافی ہی یہ — اہل دنیا کے لئے وافی ہی یہ

ہر کہ اینہا را بداند عاقلست — وانکہ اینہا کار بندد کاملست
جانا اسکو جسنے عاقل ہی وہی — جو چلیگا اسپہ کامل ہی وہی

در جوار انبیا دار السلام — ہمنشین اولیا باشد مدام
انبیوں کے پاس جنت مین سدا — وہ رہیگا ہمنشین اولیا

قطعہ

یا رب آن ساعت کہ جان بر لب رسد — جسم پژمردہ بتاب وتب رسد
یا الٰہی آئے جب ہونٹھون پہ جان — تاب وتب سے جسم جب ہو ناتوان

شربت شہد شہادت نوشیم — خلعت راہ سعادت پوشیم
تب شہادت کا مجھے شربت ملے — راہ نیکی کی مجھے خلعت ملے

چون ندارم در دو عالم جز تو کس — ہم تو می باشی مرا فریادرس
دو جہان مین تو مرا مالک ہی بس — تو ہی میری داد کا فریادرس

تمت

الحمد اللہ والمنۃ کہ نسخہ راحت السالکین ترجمہ اردو منظوم پندنامہ شیخ فرید الدین ریختہ قلم سخن آگاہ ہدایت اللہ متخلص بہ عاشق واقعہ بست و ہفتم شہر صفر المظفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری نبویہ باختتام رسید ۱۲

صد پند لقمان حکیم بصاحبزادہ ذوی الاحترام والتکریم معہ
ترجمہ عاشق مترجم پندنامہ سابق الترقیم

ای جان پدر خدای عزّوجل را بشناس وہرچہ از پند ونصیحت گوئی
ای باپ کی جان خدائے غالب اور بزرگ کو پہچان اور جو کچھ پند ونصیحت کہہ
نخست برآن کار کن سخن باندازۂ خویش گوئی قدر مردم بدان حق
پہلے اُسپر تو عمل کر اپنے موافق بات کہہ لوگوں کی قدر معلوم کر سب
ہمہ کس را بشناس راز خود را نگاہدار یار را وقت سختی بیازمای
کا حق پہچان اپنے بھید کی نگہبانی کر سختی کے وقت دوست کی آزمایش کر
دوست را بسود وزیان امتحان کن از مردم ابلہ ونادان بگریز
امتحان دوست کا بسبب نفع اور نقصان کے کر بیوقوف اور احمق لوگوں سے بھاگ
دوست زیرک ودانا گزین در کار خیر جد وجہد نمائی بزنان اعتماد
ہوشیار اور عقلمند کی دوستی قبول کر کار نیک مین کوشش کر عورتوں کا اعتبار
مکن تدبیر با مردم مصلح ودانا کن سخن بحجت گوئی جوانی را غنیمت
مت کر نیکمرد اور عقلمند کے ساتھ تدبیر کر اپنی بات ساتھ دلیل کے کہہ جوانی کو غنیمت
دان ہنگام جوانی کار دو جہانی راست کن یاران ودوستان را
جان جوانی مین دونون جہان کے کام درست کر یارون اور دوستون کو
عزیز دار با دوست ودشمن ابرو کشادہ دار مادر وپدر را غنیمت
عزیز رکھہ دوست اور دشمن کے ساتھ کشادہ پیشانی رکھہ باپ وماں کو غنیمت
دان اُستاد را بہترین پدر شمر خرج باندازۂ دخل کن در ہمہ کار میانہ
جان اُستاد کو باپ سے اچھا سمجھ موافق آمدنی کے خرچ کر سب کامون مین میانہ روی
رو باش جوانمردی پیشہ کن خدمت مہمان بواجبی ادا کن در خانہ کہ
سے رہ کام جوانمردی سے اختیار کر مہمان کی خدمت قرار واقعی ادا کر جس گھر مین
درآئی چشم وزبان را نگہدار جامہ وتن پاک دار با جماعت یار باش
آؤ زبان اور آنکھہ کو قابو مین رکھہ بدن اور کپڑے کو پاکیزہ رکھہ جماعت کا دوست رہ
فرزند را علم وادب بیاموز واگر ممکن باشد تیر انداختن وسواری
بیٹے کو علم اور ادب سکھلا اور اگر ممکن ہو تیراندازی اور سواری

بیاموز از کفش و موزه که پوشی ابتدا از پای راست کن و بدر آوردن
سکھلا جوتی اور موزے پہنے تو داہنے پانوسے شروع کر اور اُتارنا

از پای چپ گیر با هر کس کار باندازهٔ او کن بشب چون سخن گویی
بائین پانون سے ہر کسی کے ساتھ موافق اُسکے کام کر رات مین اگر بات کہہ

آهسته و نرم گویی و بروز چون گویی بهر سو نگاه کن کم خوردن و کم خفتن
تو دھیرا اور آہستہ کہہ اور دنمین ہر طرف دیکھ بھال کر کہہ کم کھانے اور کم سونے

و گفتن عادت انداز از هرچه بخود نه پسندی بدیگران میسند کارها
اور کم گفتگو کرنیکی عادت ڈال جو چیز تجھکو اپنے واسطے ناپسند ہو اُسکو اور ونپر بھی ناپسند کر سب کام

با دانش و تدبیر کن ناآموخته اُستادی مکن با زن و کودک راز
ساتھ عقل اور تدبیر کے کر بغیر سیکھے ہوئے اُستادی مت کر عورت اور لڑکے سے بھید

مگوی بر خیر کسان دل منه از بد اصلان چشم وفا مدار بی اندیشه در
نہ کہہ اور ون کی نیکی پر دل نہ رکھ بدنسلوں سے امید وفا کی نہ رکھ بے سوچے کام مین

کار مشو ناکرده کرده مشمر کار امروز بر فردا میفگن با بزرگتر از خود
نہجا نہ کئے ہوئے کو کیا ہوا مت گن کام آجکا کل پر نہ ڈال اپنے سے بڑونکے ساتھ

مزاح مکن با مردم بزرگ دراز سخن مگوی عوام الناس را گستاخ
دلگی مت کر بزرگوں سے طول کلامی مت کر عوام لوگون کو ڈھیٹھ

مساز حاجتمند را نا امید مکن از جنگ گذشته یاد مکن خیر کسان بخیر
مت کر محتاج کو ناامید مت کر جو لڑائی ہوجاے اُسکو یاد مت کر اوروں کی نیکی اپنی

خود میامیز مال خود بدوست و دشمن منمای خویشاوندی از خویشاوندان
نیکی مین مت ملا اپنا مال اپنے دوست و دشمن کو نہ دیکھا اپنے اپنیتوں سے مت توڑ

مبر کسان را که نیک باشند بغیبت یاد مکن بخود منگر جماعت که ایستاده
اچھے لوگون کی بدگوئی مت کر آپکو مت دیکھ جسجگہہ لوگ کھڑے ہوں

باشند تو نیز موافقت همه کن انگشتان بهمه مگذاران در پیش مردم
تو سبکے ساتھ ٹھہرا رہ انگلیونمین انگلیان مت ڈال لوگونکے سامنے

خلال دندان مکن آب دهن و بینی باواز بلند مینداز در فازه دست
دانتون مین خلال مت کر زور سے نہ تھوک اور ناک بھی زور سے نہ صاف کر جماہی کے وقت ہاتھ

بر دهن نه برروی مردم کاهلی مکش انگشت در بینی مکن سخن هزل
مُنہہ پر رکھ لوگوں کے سامنے سُستی مت کر ناک مین انگلی نہ ڈال ٹھٹھے کی بات

آمیختہ مگوی مردم را پیش مردم خجل مکن غمازی بچشم وابرو مکن
بکہہ لوگون کے آگے لوگونکو شرمندہ مت کر بھونہہ اور آنکھہ سے اشارہ مت کر
سخن گفتہ دیگر بار مخواہ از سخنی کہ خندہ آید حذر کن ثنای خود و
کہی ہوئی بات پھیر نہ چھیڑ جس بات سے ہنسی آوے پرہیز کر کسی کے آگے
اہل خود پیش کس مگوی خود را چون زنان میارای ہرگز
اپنی اور اپنون کی تعریف نہ کر آپکو عورتون کی طرح مت سنوار ڈرکو کبھی
براد فرہ زندان مباش زبان نگہدار در وقت سخن دست
ایمہد مین نہ رہ زبان کو روکے رہ بات کہنے کے وقت ہاتھہ مت
مجنبان حرمت ہمہ کس را پاس دار بد آمد کسان ہندستان
ہلا سب کی حرمت کا لحاظ رکھہ لوگونکی برائی کی باتین مت کر
مشنو مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد تا توانی جنگ خصومت
مروے کو بدی سے یاد مت کر کہ کچھہ فایدہ نہین جبتک ہو سکے لڑائی اور
مساز قوت آزمای مباش آزمودہ کس را جز بصلاح گمان مبر
جھگڑا مت کر طاقت آزمائی مت کیا کر کسی کی آزمایش کو سوائے نیکی کے شبہت لیجا
نان خود را بر سفرۂ دیگران مخور در کارہا تعجیل مکن برای دنیا خود را
اپنی روٹی اور ونکے دسترخوان پر مت کھا کامون مین جلدی مت کر دنیا کے واسطے آپکو
در رنج میفگن ہر کہ خود را نشناسد او را بشناس در حالت غضب سخن
رنج مین مت ڈال جو کوئی خود کو نجانے تو اسکو جان غصہ مین بات سمجھہ کر کہہ
فہمیدہ گوی باستین آب بینی پاک مکن بوقت بر آمد آفتاب
ناک کو آستین سے صاف مت کر آفتاب نکلنے کے وقت مت
مخسپ پیش مردم مخور از بزرگان راہ پیش مرو در میان سخن
سو لوگون کے آگے مت کھانا کھا راہ مین بزرگون کے آگے نچل جہان لوگ بات
مردم میا پیش سر بزانو منہ چپ و راست منگر بلک نظر
کرتے ہون وہان نجا زانو پر سر نہ دھر داہنین بائین مت دیکھ بلک نگاہ
بسوی زمین بدار اگر توانی بر ستور برہنہ سوار مشو پیش
زمین پر رکھہ ہو سکے تو خالی پیٹھہ سواری پر مت سوار ہو مہمان کے
مہمان بکسی خشم مکن مہمان را بکار مفرمای با دیوانہ و مست
سامنے کسی پر غصہ نہ کر مہمان سے کام کرنے کو نہ کہہ دیوانہ اور مست سے

سخن مگوی با فارغان و او باشان بر سر محلها منشین بهر سود و
بات نکر بے فکرون اور اوباشون کے ساتھ اوپر مکانو نکے مت بیٹھے ہر نفع نقصان
زیان آبروی خود مریز فضول و متکبر مباش خصومت مردم
کے واسطے اپنی آبرو نہ کھو مغرور و فضول کار نہ رہ لوگون کا جھگڑا اپنے
بر خویش مگیر از جنگ و فتنہ برکران باش بی کارد و انگشتری
اوپر نہ لے لڑائی اور فسادسے کنارہ کر بے چھری اور انگوٹھی اور
و درم مباش مراعات کن چندانکہ خود را خوار نسازی فروتن
درم کے مت رہ رعایت اسقدر کر کہ خود ذلیل نہ ہو جائے خاکساری سے
باش زندگانی کن بخدائیتعالی بصدق بنفس بقہر با خلق بانصاف
رہ زندگانی کر خدا ئیتعالی سے ساتھ سچائی کے اور نفس سے ساتھ غصہ کے خلق کے ساتھ انصاف سے
به بزرگان بخدمت به خوردان به شفقت بدرویشان بسخاوت
بزرگونسے ساتھ خدمت کے لڑکون سے ساتھ شفقت کے فقیرون سے ساتھ بخشش کے
بدوستان و یاران به نصیحت به دشمنان بحلم بجاهلان بخاموشی
دوستون کے اور یارون کے ساتھ نصیحت سے دشمنونکے ساتھ حلم سے جاہلونکے ساتھ خاموشی
بعالمان بتواضع باین طریق بسر بر بر مال کسی طمع مکن و
عالمونکے ساتھ تواضع سے اس طور سے بسر کر کسی کے مال پر لالچ نہ کر اور
چون پیش آید منع مکن لیکن چون پیش آید جمع مکن و گفت که
جو آگے آوے تو منع نہ کر لیکن جو آگے آوے تو جمع نہ کر اور کہا کہ مینے
سه هزار کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه ازان برگزیده ام
تین ہزار باتین نصیحت کی لکھی ہین اُنمین سے تین باتین پسند کی ہین
دو ازان یاد دار و یک را فراموش گردان یعنی خدا ئیتعالی و مرگ
اُنمین سے دو یاد رکھ اور ایک بھولا دے یعنی خدا ئیتعالی اور موت
را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن و نیز فرموده اند که
کو یاد رکھ اور نیکی کرکے بھول جا اور بھی فرمایا ہی کہ چپ رہنا
خاموشی هفت خاصیت دارد زینت ست بی پیرایه هیبت بی
سات خاصیتین رکھتا ہی زینت ہی بے زیور کے ہیبت ہی
سلطنت عبادت بی محنت حصاری بی دیوار بی نیازی بعذر
بے سلطنت کے عبادت ہی بے محنت کے قلعہ ہی بے دیوار کا بے پرواہی ہی بعذر کے

فراغ از کرام الکاتبین پوشیدن عیبہا
چھٹکارا کرام الکاتبین سے چھپانا عیبونکا

بیت

بطبعم ہیچ مضمون بہ ز لب بستن نمی آید
نہین مضمون چپ رہنے سے بڑھکر ہین مجھے بھاتے
خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید
خموشی کے وہ معنے ہین کہ کہنے مین نہین آتے

فرد

سینہ ہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند | یاد دارم از صدف این نکتۂ سربستہ را
خامشی گنج گہر کرتی ہی سینون کے تئین | تھی چھپی یہ بات رکھتا یاد ہون مین سیپ سے

نقل ست کہ از و پرسیدند معنی بلوغ چیست فرمود دو معنے دارد یکے آنکہ از مرد منی بیرون آید دوم آنکہ مرد از منی برون آید
نقل ہی کہ پوچھا اُس سے کہ جوانی کے کیا معنی ہین فرمایا کہ دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ مرد کے بدن سے منی نکلے اور دوسرے یہہ کہ مرد منی کو چھوڑدے

تمام شد ہر صد پند سودمند

مناجات عاشق خاکسار بدرگاہ ایزد غفار

اہی میرے معبود بندہ ہون تیرا | بن تیرے ہی کون میرا دوسرا
یا الٰہی بخشدے میری خطا | تو ہی غفار اور مین عاصی تیرا
ایک ساعت ہی نہ تیری یاد کی | عمر یونہین مفت مین برباد کی
ہین گناہون سے میرے دفتر سیاہ | بجز عصیان کی نہین ملتی ہی تھاہ
اپنے باران کرم سے اہی کریم | دفتر عصیان بہا دے اہی رحیم
کچھ نہین میرے گناہونکا شمار | عفو کر رحمت سے اہی پروردگار
اب پشیمان اپنے کرنے سے ہوا | عفو کر تقصیر میری اہی خدا
یہہ دعا میری ہی تجھسے اہی رحیم | کر روا حاجت میری تو ہی کریم

جان عاشق تن سے جب آزاد ہو
مُنہہ مین کلمہ دل مین تیری یاد ہو

غزل عاشق کمترین در نعت سید المرسلین

پہلے تو حمد قادر ستار چاہیئے
بعد اُسکے نعت احمد مختار چاہیئے

کرتا ہون معجزے مین محمد کے اب بیان
سُنتا ہون کو دلسے یہہ ہر بار چاہیئے

دو ٹکڑے اک اشارے سے کر مہ کو یون کہا
اُنگلی سے کٹ گیا نہین تلوار چاہیئے

آپ آے شرک ہٹ گیا بُت بولے سر جھکا
سجدہ بجز خدا کے نہ زنہا چاہیئے

آدم پکارے دیکے محمدؐ کا واسطہ
عفو گنہ مجھے مرے غفار چاہیئے

دوڑا نہین ہمرکاب یہہ کہتے تھے جبرئیل
انعام الٰہی براق کے اسوار چاہیئے

حق نے کہا فرصنی مین کہتا ہون آپسے
ہمسا شفیع مجھسا گنہگار چاہیئے

سب گفتگو جہان کی بے سود ہی مگر
صل علیٰ کہو یہی اذکار چاہیئے

دُرِ سخن مین اِسلئے لایا ہون نعت کے
حضرت سے مجکو موتیون کا ہار چاہیئے

اکسیر خاک پاے مبارک کی ہی طمع
مجکو درم بچاہئیے نہ دینار چاہیئے

بلوائیے مدینہ مین بہر خدا مجھے
عاشق کو روے پاک کا دیدار چاہیئے

قطعہ تاریخ اُردو ترجمہ پندنامۂ نصایح مآب چکیدہ قلم منشی ہدایت اللہ صاحب متخلص بعاشق مترجم این کتاب

پندنامۂ فارسی مشہور ہے عطار کا
ترجمہ اسکے کیا جیسا کسی نے کب کیا

مصرعۂ تاریخ بیچ پوچھو تو عاشق تمہی خوب
عمدہ اُردو مین مترجم پندنامہ اب کیا

ایضًا فارسی

سہل اُردو ہدایت اللہ کرد
فارسی پندنامۂ تدقیق

راحت السالکین مسمے شد
بہر صبیان بود ادیب شفیق

طبع کردش محمد ابراہیم
ایزد اورا دہد فزون توفیق

بہر تاریخ سال او عاشق
ساعتی شدہ بحر فکر غریق

بے سر آز گفت تاریخش
راحت السالکین جان طریق

سنہ ۱۳۰۰ ہجری

قطعہ تاریخ ترجمہ صد پند لقمان طبعزاد منشی ملا ہدایت اللہ صاحب متخلص بعاشق مترجم صد پند نادرۂ جہان

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

ترجمہ سب کو پسند ہو گیا صد پند کا
سنکے یہہ لقمان کی روح خلد مین خورسند ہی

پوچھی جو تاریخ سال کہدیا عاشق نے یون
عمدہ ہوا ترجمہ رونق صد پند ہے

قطعہ تاریخ طبعزاد سراپا ہنر مفتی غلام سرور صاحب لاہوری

پندنامہ کا ترجمہ منظوم
کیا عاشق نے کیسا لاثانی

راحت السالکین ہی جسکا نام
جس سے حاصل ہی علم عرفانی

لفظ لفظ اُسکا راحت دل ہی
مصرع مصرع سرور روحانی

نقش کھینچا گیا ہی یہہ کیسا
جس سے مانی ہی غرق حیرانی

بھر دیئے اسمین ہین مصنف نے
فی الحقیقت بہت گہر کانی

میر سید محمد ابراہیم
ہین جو اس کار خیر کے بانی

صرف خاطر سے اُنکی عاشق نے
اسقدر کی ہی گوہر افشانی

لکھا سرور نے مصرعۂ تاریخ
راحت عاشقان حقانی

۱۲۹۰ ہجری

قطعہ تاریخ ریختہ کلک گہر سلک جادو فن بتشاہزادہ مرزا محمد عبد الغنی صاحب دہلوی متخلص بہ ارشد

پندنامہ کا ترجمہ اُردو
نظم عمدہ ہوا تمام و کمال

خوب ہی ترجمہ کیا تمنے
عاشق لکھنوی خجستہ خصال

لفظ کا لفظ ترجمہ کرنا
اور پہر نظم ہی محال محال

اللہ اللہ اسکا لطف زبان
واہ واہ واہ اسکا طرز مقال

بات مین سے نکالتے ہو بات
بال مین سے نکالتے ہو کہال

تمسے شاعر کا کام تہا یہ فقط
اور شاعر کی یہہ نہین ہی مجال

میر صاحب محمد ابراہیم
حسن نیت نے آپکی فی الحال

کیا ہی اچھا دیا ہی پہل دلکو
کیا دکھایا ہی اہل دلکو جمال

دیکھکر آپ کی مروت کو
آیا ارشد کے دلمین بہی یہہ خیال

آپکو خوش کرون کسی صورت
ستا ہد نظم سے نکالون سال

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

اشتہار

واضح ہو کہ کتاب ہذا کا ترجمہ منشی
ہدایت اللہ صاحب متخلص بہ عاشق لکھنوی نے
کر کے اس عاجز کو بہ تحریر اشٹام برضا و رغبت ہبہ کر دیا اور
رجسٹری بھی کرا دی اور عاجز نے بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ع
داخل بہی گورمنٹ کرا کر کاغذ عمدہ پر چھپوائی۔ التماس
یہہ ہی کہ احدے یعنے کوئی بدون اجازت اس عاجز
کے قصد چھاپنے یا چھپوانے یا کسی لفظ کے تغیر و تبدل کا نکرے
جسقدر نسخے مطلوب ہوں بارسال قیمت مقام لاہور
بازار کشمیری دوکان مطبع نظامی سے طلب فرمایئں
ابلاغ خدمت شریف ہونگے۔

قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک و رسید کل ۱۲؍

تعداد جلد ——— ۱۰۵۰

العبد
محمد ابراہیم لکھنوی بقلم خود